ہفت روزہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۱۶ - شمارہ ۷

شانِ رحمۃ للعالمین

لسانی و تہذیبی جاہلیت کا المیہ اور اس سے سبق

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہیگا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔۔ (مسلم)
اشتہار —— از بندۂ خدا
مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے
اعلیٰ معیار
مثالی نفاست
مضبوط اور پائیدار
شمع اسٹیل فرنیچر
الماریاں اور اسٹیل فرنیچر
نمبر ۷۰ انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی
انٹرنیشنل

جلد ۶ | ۲۷ ذیقعد تا ۳ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰ جولائی ۱۹۸۷ء | شمارہ ۷

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون : ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

سالانہ چندہ

سالانہ ۔/۱۰۰ روپے ۔۔۔ ششماہی ۔/۵۵ روپے

سہ ماہی ۔/۳۰ روپے ۔۔۔ فی پرچہ ۔/۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ۔۔۔ ۴۲۵ روپے

افریقہ ۔۔۔ ۳۷۵ روپے

یورپ ۔۔۔ ۳۷۵ "

ایشیا ۔۔۔ ۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ۔۔۔ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔۔۔ پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ۔۔۔ برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب ۔۔۔ بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ۔۔۔ متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ۔۔۔ جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ۔۔۔ برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ۔۔۔ کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب ۔۔۔ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ۔۔۔ عبدالرؤف جتوئی

گوجرانوالہ ۔۔۔ حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ ۔۔۔ ایم عبدالرحیم شکر گڑھ

مری ۔۔۔ قاری محمد اسداللہ عباسی

بہاولپور ۔۔۔ محمد اسماعیل شجاع آبادی

سکھر / کلورکوٹ ۔۔۔ حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی

جھنگ ۔۔۔ غلام حسین

ٹنڈو آدم ۔۔۔ محمد راشد مدنی

پشاور ۔۔۔ مولانا نورالحق نور

لاہور ۔۔۔ طاہر رزاق، مولانا کریم بخش

مانسہرہ ۔۔۔ سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد ۔۔۔ مولوی فقیر محمد

لیہ ۔۔۔ حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۔۔۔ محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان ۔۔۔ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ / شکار ۔۔۔ محمد متین خالد

ملتان ۔۔۔ عطاء الرحمان

سرگودھا ۔۔۔ حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) ۔۔۔ نذیر احمد بلوچ

گجرات ۔۔۔ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ۔۔۔ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ۔۔۔ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ۔۔۔

امریکہ ۔۔۔ چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک ۔۔۔ محمد ادریس • ٹورنٹو ۔۔۔ حافظ سعید احمد

دوبئی ۔۔۔ قاری محمد اسماعیل • ناروے ۔۔۔ میاں اشرف مجاہد • ایڈمنٹن ۔۔۔ عامر رشید

ابوظبی ۔۔۔ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ۔۔۔ محمد زبیر افریقی • سوئٹزرلینڈ ۔۔۔ آفتاب احمد

لائبیریا ۔۔۔ ہدایت اللہ • ماریشس ۔۔۔ محمد اخلاص احمد •

بارباڈوس ۔۔۔ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ۔۔۔ اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ ۔۔۔ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ۔۔۔ عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ ۔۔۔ محمد اقبال • بنگلہ دیش ۔۔۔ محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر : عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۔۔۔ طابع : سید شاہد حسن ۔۔۔ مطبع : القادر پرنٹنگ پریس ۔۔۔ مقام اشاعت : ۲۰/اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳ •

امریکہ کی کھلی قادیانیت نوازی

امریکی سفیر کی خدمت میں

○ —— قادیانی گروہ برٹش استعمار کے دورِ اقتدار میں نوآبادیاتی مقاصد کے لیے جنم لینے والا ایک سازشی ٹولہ ہے۔ جس کے قیام کا مقصد ہی برصغیر پاک و ہند کی آزادی کی جدوجہد کی مخالفت اور نوآبادیاتی آقاؤں کی وفاداری کو فروغ دینا تھا۔

○ —— یہ گروہ اپنے جدید مذہبی معتقدات اور نئی نبوت کا علمبردار ہونے کے باعث ملتِ اسلامیہ سے قطعی طور پر ایک الگ اور نیا مذہبی گروہ ہے اور دُنیا بھر کے مسلمان اس گروہ کے مسلمانوں سے الگ گروہ ہونے پر متفق ہیں۔

○ —— یہ گروہ مسلمانوں سے الگ ایک نئی اُمت ہونے کے باوجود اسلام کا نام اور مسلمانوں کی مخصوص مذہبی علامات و اصطلاحات مثلاً کلمہ طیبہ، مسجد، نماز وغیرہ کا استعمال ایک سازش کے تحت محض اس لیے کر رہا ہے کہ خود کو مسلمان ظاہر کر کے دھوکہ اور اشتباہ کی فضا قائم رکھ سکے۔ اور اس اشتباہ کی فضا میں عام مسلمانوں کو ان کے مذہب سے برگشتہ کرنے کی کاروائی جاری رکھ سکے۔

○ —— پاکستان میں مسلمانوں کے مسلسل مطالبات، جدوجہد اور قربانیوں کے بعد پارلیمنٹ نے ۷۴ء میں اسی اشتباہ کو ختم کرنے کے لیے قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک نئی امت قرار دیا۔ اور ۸۴ء میں ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعہ قادیانیوں کو مسلمانوں کی مخصوص مذہبی اصطلاحات مثلاً کلمہ طیبہ، مسجد اور اسلام کا نام استعمال کرنے سے قانوناً روک دیا گیا۔

○ —— ان آئینی اور قانونی اقدامات کا بنیادی مقصد قادیانیوں کی دھوکہ دہی سے روکنا اور ملتِ اسلامیہ کے دینی تشخص اور اسلامی اصطلاحات کے تقدس کی حفاظت کرنا ہے اور یہ مسلمانوں کا جائز آئینی، قانونی، اخلاقی اور سب سے بڑھ کر مذہبی حق ہے۔

○ —— قادیانی گروہ اس صورتحال کے خلاف یکطرفہ پروپیگنڈہ کر کے عالمی رائے عامہ، اقوام متحدہ کے اداروں اور بین الاقوامی تنظیموں کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

○ —— امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی نے پاکستان کی فوجی و اقتصادی امداد کے لیے قادیانیوں کو مکمل آزادی دینے کی جو شرط اپنی قرارداد میں شامل کی ہے۔ اس کا پس منظر بھی یہی ہے۔ اور امریکی سینٹ کے ارکان نے یکطرفہ قادیانی پروپیگنڈہ کا شکار ہو کر ملتِ اسلامیہ کے مذہبی تشخص اور دینی معتقدات کے تقاضوں کو یکسر نظرانداز کر دیا ہے۔

○ —— پاکستان کے دینی حلقوں کو اس پر انتہائی تشویش اور اضطراب ہے۔ اور وہ یہ محسوس کر رہے ہیں کہ امریکہ کے قومی حلقے مسلمانوں کے مفادات، مذہب اور دینی تشخص کے جائز حقوق کے خلاف قادیانیوں کے حق میں فریق بن گئے ہیں۔

○ —— ہم ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سفیر محترم متعینہ اسلام آباد کے ذریعے پاکستان کے دینی و عوامی حلقوں تک یہ جذبات امریکی حکومت، سینٹ، کانگریس کے معزز ارکان اور امریکہ کے قومی حلقوں تک پہنچانا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ وہ ملتِ اسلامیہ بالخصوص پاکستانی مسلمانوں کے بارے میں غیر منصفانہ، یکطرفہ اور ناجائز رویہ کے تسلسل کو ختم کر کے انصاف اور مسلّمہ انسانی حقوق کے تقاضوں کی طرف پیش رفت کر سکیں۔

بنن میں عیسائی حکومت کا قادیانیوں کیخلاف اقدام

جنوبی افریقہ کا ایک ملک، نائیجیریا کے پڑوس میں واقع ہے۔ جس کا نام بنن ہے۔ جس پر عیسائیوں کی حکومت ہے۔ اس نے یہ قدم اٹھایا ہے کہ قادیانیت کو دیس نکالا دیا ہے۔ اور ان کے دفاتر سربمہر کر دیئے ہیں۔ اس خبر سے قادیانیوں پر بجلی گری۔ ان کے خرمن امن کو بھسم کر دیا۔ اور قادیانیوں کی روحوں کے سرطان میں خاطر خواہ اضافہ ہوگیا۔

ہوا یہ کہ اس عیسائی ملک میں قادیانیوں نے اپنے آپ کو اسلام کا نمائندہ ثابت کرنا شروع کیا۔ اپنے مذہب و عقائد کو اسلام کی تبلیغ کا نام دیا۔ اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر وہاں کے رہنے والے مسلمانوں کا سکون غارت کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان بیدار ہوئے۔ رابطہ عالم اسلامی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اس سلسلہ میں خدمات کو اللہ رب العزت نے شرف قبولیت سے نوازا۔ مسلمانوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانی جو چاہیں کہیں جو چاہیں کریں مگر جب وہ اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرتے ہیں۔ تو اس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں وہ مذہبی آزادی کے نام پر ہماری مذہبی آزادی کو غضب کر رہے ہیں۔ (قارئین کو یاد ہوگا کہ برطانیہ کے ایک شہر لیسٹر میں قادیانیوں کی نماز جمعہ پر بھی مسلمانوں نے یہی احتجاج کیا تھا جس پر حکومت برطانیہ نے ان کی نماز جمعہ روک دی تھی۔)

مسلمانوں کے اس نکتہ نگاہ کو بنن حکومت نے سمجھا، نا پاتولاء مذہبی آزادی کے باوجود انہوں نے مسلمانوں کے ایک جائز مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے قادیانیوں کو اپنے آپ کو مسلمانوں کی نمائندگی ترک کر دینے اور بالآخر ان کے دفاتر کو سربمہر کرنے اور قادیانیت کو دیس نکالا دینے کا قادیانیت کش اقدام کیا۔

اے کاش! اسلام کی دعویدار ہماری حکومت، حکومت پاکستان بھی یہ سوچتی کہ بنن اور برطانیہ کی حکومتیں ہم سے کہیں زیادہ مذہبی آزادی کی علمبردار ہیں، انہوں نے تو مسلمانوں کے نکتہ نگاہ کو سمجھ لیا مگر آج تک مسلمانوں کے نکتہ نگاہ کو مسلمان حکومت، حکومت پاکستان نہیں سمجھ سکی۔

حکومت پاکستان کو یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس وغیرہ تمام اقدام اس لیے تھے کہ قادیانی اپنے آپ کو جو مرضی آئے کہیں اسلام کا نمائندہ نہ کہیں۔ اور نہ ہی اسلام کی نمائندگی کے نام پر اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ کریں۔ تاکہ خنزیر کا گوشت بکری کا گوشت کہہ کر یا شراب کو روح افزاء کا لیبل لگا کر فروخت نہ کیا جا سکے۔ مگر مرزائیت نے عملاً اس قانون کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

ان حالات میں ہماری بھی تلی رائے یہ ہے کہ اب اتمام حجت ہو چکا، مذہبی آزادی دی جا چکی، جس کا انہوں نے ناجائز فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کے حقوق غضب کرنا شروع کر دیے۔

اب صرف اور صرف ایک راستہ باقی ہے کہ وہ یہ کہ حکومت ان کو خلاف قانون جماعت قرار دے۔ تاکہ اسلام و قانون شکن جماعت اپنے انجام کو پہنچے۔

حکومتی ارکان توجہ فرمائیں کہ اب حالات کے سدھرنے کا صرف یہی ایک راستہ باقی ہے۔ قادیانی تمرد، فرعونیت تکبر اور اسلام کے ساتھ بدترین مذاق کو آخر کب تک برداشت کیا جائے گا۔ الیس منکم رجل رشید۔

قادیانی قاتل کو سزائے موت

مردصی، فوجی اتاشی کرنل گورنکوٹ کے قاتل ظفر احمد قادیانی کو سزائے موت سنا دی گئی۔

یکم جولائی ۸۷ء کو ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج اسلام آباد سید ظفر بابر نے مقدمہ کی طویل سماعت کے بعد اپنے فیصلہ میں کہا کہ اس امر کے ٹھوس شواہد موجود ہیں کہ مجرم ظفر احمد قادیانی نے کرنل گورنکوٹ کو قتل کیا۔ سزائے موت پر ہائیکورٹ سے توثیق کے بعد عمل ہوگا۔ مجرم کو دوسری دفعات میں پندرہ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا بھی سنائی گئی۔ مجرم کو ہائیکورٹ میں اپیل کے لیے سات دن کا وقفہ دیا گیا ہے۔

باقی صفحہ ۳۰ پر

حضرت امیر مرکزیہ کا پیغام
اہلِ اسلام کے نام

تمام تعریفیں مالک ارض و سما کے لیے جو تمام کائنات کا بلاشرکت غیرے خالق و مالک ہے۔ کروڑوں، اربوں درود و سلام ہر لحظہ ہر آن اُس ذاتِ گرامی صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا وجود باعثِ تخلیق کائنات ہے۔

احباب! ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے تمام راہنماؤں، کارکنوں، جماعتی احباب، اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں شریک جماعتوں کے رفقاء مبارک باد کے مستحق ہیں۔ امتِ مسلمہ کی کامیاب محنت اور اخلاص بھری کاوشوں سے اندرون و بیرون ملک قادیانیت کے احتساب کا دائرہ تنگ ہوتا جارہا ہے اور اب ہر جگہ قادیانیت کا دم گھٹ رہا ہے۔

اس سال جنوری کے اواخر میں تمام مسلمانوں کی نمائندہ و رضاکار جماعت "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" نے فیصلہ کیا تھا کہ قادیانی جب غیر مسلم ہیں تو ان کا کوئی مردہ قانوناً شرعاً اخلاقاً مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن نہ ہونے پائے۔ وہ بھی باقی غیر مسلموں کی طرح اپنے مردے اپنے علیحدہ "مرگھٹوں" میں دفن کریں۔ "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کا یہ ایک جائز شرعی و قانونی مطالبہ تھا۔ جس کی پشت پر شرعی و قانونی دلائل تھے۔ چنانچہ جماعت نے اشتہارات، پمفلٹ، رسائل، سرکلر اور جماعتی ترجمان ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل اور ہفتہ وار لولاک کے ذریعہ "مہم" چلائی۔ تمام مسلمانوں، جماعتی کارکنوں، مبلغین و علماء، عامۃ المسلمین نے رائے عامہ کو بیدار کیا اور پورے ملک میں کراچی سے خیبر تک ایک منظم تحریک کے ذریعہ اس کام کو آگے بڑھایا گیا۔ جس کے فوری چند نتائج سامنے آئے۔

۱۔ قادیانی جماعت کو اپنے غیر مسلم ہونے کا احساس ہوا۔

۲۔ حکومتی ارکان و انتظامیہ کو ایک جائز مطالبہ پر عمل کرنا پڑا۔

۳۔ ختم نبوت کے محاذ پر رائے عامہ بیدار ہوئی۔

چنانچہ جس کام کو مکمل کرنے کے لیے ۱۹۸۸ء کو ہم نے "ہدف" قرار دیا تھا۔ وہ کام صرف چند ماہ میں پورے ملک کے اہم شہروں، قصبات و دیہات میں جہاں پہلے سے قادیانی دھوکہ دیتے اور مسلمانوں کی آنکھوں میں مٹی ڈال کر غیر شرعی و غیر قانونی "حرکت کرتے چلے آ رہے تھے وہاں پر مسلمانوں کی کوشش سے یا خود قادیانیوں نے مسلمانوں کے احتساب سے تنگ آکر اپنے علیحدہ "قادیانی مرگھٹ" حکومتی اراضی پر یا اپنی ملکیتی اراضی پر قائم کر لیے۔

اللہ رب العزت جو دلوں کے بھیدوں کو جانتے ہیں، گواہ ہیں کہ ہماری کوشش و کاوش کے صرف اور صرف دو مقصد تھے: ۱۔ اسلام و کفر، مسلم و کافر میں تمیز و حد قائم ہو۔ ۲۔ قادیانیوں کو احساس ہو کہ قادیانیت کو قبول کرنے کے بعد ان کا اسلام یا اہل اسلام سے کسی بھی قسم کا کوئی تعلق باقی نہیں رہتا، جب یہ احساس ان کے دلوں میں اُجاگر ہوگا تو وہ اسلام یا مسلمانوں میں شامل ہونے کے لیے مضطرب ہوں گے اور اس طرح ان کو اسلام قبول کرنے کا موقع ملے گا۔

چنانچہ یہی ہوا، شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازی خان میں ایک قادیانی کی لاش کو مرزائی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہتے تھے مسلمانوں کے بیدار ہونے پر وہ اپنا مردہ وہاں دفن کرنے کی بجائے اپنے "مرگھٹ" ڈیرہ غازی خان لے گئے۔

جناب غلام حیدر خان حیدرانی بلوچ کو اس واقعہ سے دھچکا لگا کہ ایسا عقیدہ (قادیانیت) قبول کرنے کا کیا فائدہ کہ زندہ رہ کر مسلمانوں کی شادی بیاہ، نکاح، طلاق، نماز، روزہ، حج میں ہم شریک نہیں، اور مرنے کے بعد بھی مسلمانوں کی نماز جنازہ اور اہل اسلام کے قبرستانوں سے محروم ہیں۔ اس پر انہوں نے غور و فکر کیا اور قدرت نے ان کی دستگیری فرمائی، نہ صرف وہ بلکہ ان کے خاندان کے ۳۰ سے زائد افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اور مرزائیت کے طوقِ لعنت سے قدرت نے ان کو چھٹکارا دیا۔

(باقی ص ۳۰ پر)

زکوٰۃ نہ دینے والوں کا بُرا انجام

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ (توبہ ۔ ع ۵)

ترجمہ: جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے خزانہ کے طور پر رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، آپ اُن کو بڑے دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے وہ اس دن ہوگا جس دن کو (سونے چاندی کو) اول جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پسلیوں اور پشتوں کو داغ دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ وہ ہے جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کے رکھا تھا۔ اب اس کا مزہ چکھو جس کو جمع کر کے رکھا تھا۔

علماء نے لکھا ہے کہ پیشانیوں وغیرہ کے ذکر سے آدمی کی چاروں طرف مراد ہیں، پیشانی سے اگلا حصہ پسلیوں سے دایاں اور بایاں اور پشت سے پچھلا حصہ مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ سارے بدن کو داغ دیا جائے گا۔ ایک حدیث سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے، جس میں منہ سے قدم تک داغ دیا جانا وارد ہوا ہے۔

اور بعض علماء نے لکھا ہے کہ ان تین اعضاء کی خصوصیت اس لیے ہے کہ ان میں ذرا سی تکلیف بھی زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اور بعض علماء نے لکھا ہے کہ ان تینوں کو اس وجہ سے ذکر کیا کہ آدمی جب چہرہ سے فقیر کو دیکھتا ہے تو پہلو بچا کر اس طرف پشت کر کے چل دیتا ہے، اس لئے ان تینوں اعضاء کو خصوصیت سے عذاب ہے اس کے علاوہ اور بھی وجوہ ذکر کی گئیں ہیں۔ (تفسیر کبیر)

اس آیت شریفہ میں اس مال کو تپا کر داغ دینا وارد ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ اور متعدد صحابہ کرام رضؓ سے نقل کیا گیا کہ اس آیت شریفہ میں خزانہ سے مراد وہ مال ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو۔ اور جس کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی ہو وہ خزانہ نہیں ہے۔ حضرت ابن عمر رضؓ سے نقل کیا گیا کہ یہ حکم زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے تھے، جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو حق تعالیٰ شانہٗ نے زکوٰۃ ادا کر دینے کو بقیہ مال کے پاک ہو جانے کا سبب قرار دیا۔

حضرت ثوبان رضؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی تو ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ تو بعض صحابہ رضؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سونا چاندی جمع کرنے کا یہ حشر ہے اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ بہترین مال کیا ہے۔ جس کو خزانہ کے طور پر جمع کر کے رکھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کا ذکر کرنے والی زبان، اللہ کا شکر ادا کرنے والا دل اور نیک بیوی، جو آخرت کے کاموں میں مدد دیتی رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی، تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ آیت شریفہ تو لوگوں پر بہت بار ہو رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ نے زکوٰۃ اسی لیے مشروع فرمائی ہے کہ بقیہ مال پاک ہو جائے، اور میراث تو اسی مال میں جاری ہوگی جو بعد میں باقی رہے اور بہترین چیز جس کو آدمی خزانہ کی طرح محفوظ رکھے وہ نیک بیوی ہے جس کو دیکھ کر جی راضی ہو جائے۔ جب اس کو کوئی حکم کیا جائے، فوراً اطاعت کرے۔ اور جب خاوند غائب ہو (سفر وغیرہ میں) تو وہ اپنی (اور اس کے مال کی) حفاظت کرے۔

حضرت بریدہ رضؓ فرماتے ہیں، جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی، تو صحابہ رضؓ میں اس کا چرچا ہوا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! خزانہ بنانے کے لیے کیا چیز بہتر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل، اور وہ نیک بیوی جو ایمانی چیزوں پر مدد کرے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص دینا (سونے کا سکہ) درہم (چاندی کا سکہ) یا سونے چاندی کا ٹکڑا رکھے گا اللہ کے راستے میں خرچ نہ کرے گا، بشرطیکہ قرض کے ادا کرنے کے واسطے نہ رکھا ہو، وہ خزانہ میں داخل ہے جس کا قیامت کے دن داغ دیا جائے گا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص سونا چاندی چھوڑ کر مرے گا اس کا قیامت کے دن داغ دیا جائے گا، بعد میں چاہے جہنم میں جائے یا مغفرت ہو جائے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ نے مسلمانوں کے اغنیاء کے مالوں میں وہ مقدار فرض کر دی ہے، جو اُن کے فقراء کو کافی ہے۔ فقراء کے بھوکے یا ننگے ہونے کی مشقت صرف اس وجہ سے پڑتی ہے کہ اغنیاء ان کو دیتے نہیں۔ خبردار

باقی ص ۳۰ پر

صاحب خلق عظیم صلی اللہ علیہ وسلم

محمد عبدالرؤف نعمانی نقشبندی دوہاڑی موڑ

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

اے پیغمبر! بے شک آپ تو بڑے ہی خوش خلق ہیں۔

آیت بالا میں خداوند قدوس جل شانہٗ نے اپنے پیارے حبیب جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان فرمائی ہے اور ان کا تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے کہ آپ خلق عظیم کے حامل ہیں۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے (ترجمہ) میں بزرگ ترین اخلاق اور نیکو ترین اعمال کی تکمیل کے لیے بنایا گیا ہوں مولانا شبلی مؤلف سیرت النبی نے تحریر فرمایا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم میں مسلم و کافر، دوست، دشمن اور عزیز و بیگانہ، کی کوئی تمیز نہیں تھی۔ ابر رحمت دشت و چمن پہ یکساں برستا تھا۔

بہتری اور برتری کا معیار

اگر آپ کسی انسان سے ملیں، اس کے پاس جائیں یا اس کو گفتگو کریں تو اس کی اچھائی برائی کے متعلق پہلا حکم آپ اس کے اخلاق کی بنا پر ہی لگائیں گے اور اس کی جتنی نیک عادات آپ کے سامنے آتی جائیں گی۔ اتنی ہی اس کی محبت آپ کے دل میں راسخ ہوتی جائے گی۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان کا کردار اور اس کی نیک عادتیں ہی اس کی بہتری اور برتری کا معیار قائم کرتی ہیں۔ چنانچہ آج اسی نقطہ نظر سے دنیا کی عظیم ترین ہستی اور بے نظیر و لاثانی معلم اخلاق سرور دو عالم جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و اطوار اور اخلاق حسنہ کو آپ حضرات کے سامنے پیش کرتا ہے تاکہ ہم سب ان کے نقوش قدم کی پیروی کریں۔ اور ان کے اخلاق و اوصاف کو اپنا کر دنیا و آخرت میں کامیاب و سرخرو ہوں۔

حسن و احسان

دنیا میں کسی شخص کی پیروی کے لیے ضروری ہے کہ اس سے بے پناہ محبت و الفت ہو۔ اور محبت و الفت پیدا ہو ہی نہیں ہوتی جب تک کہ محبوب میں دو خوبیاں نہ ہوں ایک حسن دوسرے احسان۔ حسن نام ہے ظاہری اعضاء کے تناسب، دلفریب شکل اور محاسن ذاتی کے مالک ہونے کا اور خاص طور پر ان صفات کاملہ موصوف ہونے کا کہ جو انسانی کی ذات کو حد تکمیل تک پہنچا دیں۔ احسان کے معنی ہیں ایصال الخیر الی الغیر یعنی اجنبی کو اپنے اخلاق اور خوبیوں کے ساتھ گرویدہ بنا لینا۔ چنانچہ دوسری بے شمار اور بے حد و حساب خوبیوں کے علاوہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بدرجہ اتم موجود تھیں یہ دونوں خوبیاں بھی آپ کی ذات والا صفات میں بحد کمال جلوہ فگن تھیں۔ دوسرے الفاظ میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان ہر دو خوبیوں کا سرچشمہ اور منبع ہیں۔ اور تمام حسن کا خاتمہ آپ کی ذات پر ہے کسی نے خوب کہا ہے کہ

کائنات حسن جب پھیلی تو لا محدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام بن کر رہ گئی

اور یہ شعر تو آپ کے متعلق زبان زد خواص و عوام ہے۔

حسن یوسف، دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اب احسان کامل کیجئے تو یہ دنیا میں آپ کے وجود ہی کی بدولت کامل طور پر ظہور پذیر ہوا۔ اسی لیے اگر حق تعالیٰ شانہٗ کے بعد کسی سے کامل محبت کی جا سکتی ہے۔ تو وہ صرف آپ ہی کی ذات گرامی ہے۔ جس میں حسن اور احسان بحد کمال موجود ہیں اور مخلوق میں جن کا کوئی ثانی اور شریک نہیں خدا اپنی خدائی میں وحدہٗ لاشریک ہے اور مصطفےٰ اپنی مصطفائی میں وحدہٗ لاشریک ہے۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکمیل محبت کے بارے میں اپنے الفاظ سے یوں ارشاد فرمایا ہے لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ ترجمہ: نہیں ہوتا تم میں سے کوئی مومن یہاں تک کہ ہو جاؤں میں بہت ہی پیارا اسے، اس کے باپ، اس کے بیٹے سے اور تمام لوگوں سے۔

چنانچہ مولانا ظفر علی خان نے کہا تھا ؎

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

پس انسان کی محبوب سے محبوب ترین ہستی اگر مخلوقات میں کوئی ہو سکتی ہے تو وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات ہے ؎

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمد ہست برہان محمد!

اب ظاہر ہے کہ جب ساری مخلوقات میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہی سب سے محبوب تر ہو سکتی ہے تو ہمیں اپنی زندگی کے ہر گوشہ میں اور اپنے اعمال کی ہر حرکت میں انہیں کے طور و اطوار اور اخلاق و اوصاف کو اپنانا چاہیے اور انہیں کے نقش قدم پر چلنا چاہیے۔

حجتِ حق کا اتمام؟

آدم کی نسل پر ہوئی حجت خدا کی ختم
دنیا میں آج دین کی تکمیل ہو گئی
اپنا جواب آپ تھی، جو آخری دلیل
افلاک پر بحوالۂ جبریل ہو گئی،
بطحا میں رحمتِ دوجہاں کا ہوا ظہور
منشائے کردگار کی تعمیل ہو گئی،
آکر محمدؐ عربی نے لگائی مہر،
اللہ کے قبالہ کی تسجیل ہو گئی
تورات کا فسانہ سنانے کو رہ گیا
منسوخ اس کے آتے ہی انجیل ہو گئی
چینیوں کی سلک میں دولت تھی جس قدر
اسلام کے خزانہ میں تحویل ہو گئی
ایماں کہ جن سے شکوۂ اجمال تھا ابھی
قرآں میں ان نکات کی تفصیل ہو گئی
سوتے ہوؤں کو اس صدا نے جگا دیا
آواز اس کی صورِ اسرافیل ہو گئی
دنیا کی محفلوں کے دیے سارے بجھ گئے
روشن جب اس کی بزم کی قندیل ہو گئی
آفاق اعتدال کے سانچے میں ڈھل گیا
ارکانِ کائنات کی تعدیل ہو گئی
ہیبت سے کفر لرزہ براندام ہو گیا،
باطل کی روح خوف سے تحلیل ہو گئی،
اصحابِ فیل ارضِ حرم سے ہوئے فرار
ہر کنکری حجارۂ سجیل ہو گئی
نقشہ زمین کا چشم زدن میں بدل گیا
ہیئت آسمان کی تبدیل ہو گئی

مرسلہ: قریشی عبدالرزاق نعمانی، کچا کھوہ (خانیوال)

نمازِ جمعہ کی فضیلت و اہمیت

عابد حسین — ملتان

مخلوق کا اپنے خالق کے ساتھ رابطہ قائم رکھنا، بندہ کا اپنے محبوب کا قرب حاصل کرنا، جس ذات برتر نے اسے اپنی رحمتوں سے نوازا اس کے سامنے اپنی بندگی کے اعتراف اور اپنی عاجزی کے اظہار کے طور پر جھک جانا ہی انسان کو حقیقی عظمتیں اور بلندیاں دلواتا ہے۔ اس سلسلے میں بندوں کے پاس نماز سے بہتر کوئی عمل نہیں اور اللہ تعالیٰ کو نماز سے زیادہ پسند کوئی عبادت نہیں۔ اس لیے شریعت محمدیہ میں نماز کی جس قدر تاکید آئی ہے کسی دوسری عبادت کی نہیں۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا، اے ایمان والو! جب نماز جمعہ کے لیے پکارا جائے تو یادِ خدا کی طرف فوراً چلو اور خرید و فروخت سب کام چھوڑ دو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ (سورۃ جمعہ)

اور جب نماز پوری ہو جائے تو زمین پر چلو پھرو اور اللہ کا فضل تلاش کرو، اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم کامیابی پاؤ۔ (سورۃ جمعہ)

دنوں میں جس طرح جمعہ کی اہمیت ہے اسی طرح نماز جمعہ کی دیگر نمازوں سے زیادہ اہمیت ہے جس کا بخوبی اندازہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات سے ہوتا ہے۔

تمام دنوں سے بہتر جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، جنت میں داخل کیے گئے اسی دن جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے ہی دن قائم ہوگی (مسلم شریف) جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بزرگ ہے۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی زیادہ اس کی اہمیت ہے (ابن ماجہ) افسوس کی بات ہے کہ جس کی زیادہ فضیلت ہے آج اسے مسلمان چھوڑ رہے ہیں۔

جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکتا ہوا دن ہے (مشکوٰۃ شریف) جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو جائے اللہ تعالیٰ اسے قبر کے عذاب سے محفوظ رکھتا ہے۔ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی آتی ہے کہ اگر کوئی شخص (مسلمان) اللہ تعالیٰ سے بھلائی کی دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھلائی عطا کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی جمعہ کے فضائل بے شمار احادیث میں بیان کیے گئے ہیں۔

جمعہ چھوڑنے پر وعید

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی نماز چھوڑنے اور سستی کرنے پر نہایت ناراضگی اور غصہ کا اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے "میں نے ارادہ کیا کہ ایک شخص کو نماز پڑھنے کا حکم دوں پھر ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو نماز جمعہ پڑھنے نہیں آتے۔ (مسلم شریف)

جو شخص سستی سے تین جمعہ چھوڑ دے اللہ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ (ترمذی) لوگوں کو نماز جمعہ چھوڑنے سے باز رہنا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور وہ غافل لوگوں میں شمار ہوں گے (مسلم شریف)

ظاہر ہے کہ کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی مہر لگوانا کیسے گوارا کر سکتا ہے کہ وہ غافل رہے اور غافلوں کا انجام نہایت ہی برا ہے کہ وہ ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔

غور کریں تو محسوس ہوتا ہے کہ جمعہ کی نماز چھوڑنے کے باعث اللہ تعالیٰ کی توجہ سے محروم ہونے کا کتنا بڑا نقصان ہوتا ہے۔ اور اللہ کے کرم سے محروم ہو کر انسان کیسی تباہی مول

بنا ہے۔ وہ نہ چاہے تو کون ہے جو انسان کو دنیا و آخرت میں تباہی سے محفوظ کرے کون ہے جو جانے بگڑی سنوارے اور ہماری پکاروں کو سنے انسان کا کوئی آسرا باقی نہیں رہتا مگر وہ مالک الملک ہی آسرا ہے۔

خصوصی عبادات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن ایک سو بار درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے ۸۰ برس کے گناہ بخش دے گا۔ (المنقول)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد سورۃ اخلاص، فلق اور الناس سات مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ دوسرے جمعہ تک اسے برائی سے پناہ دیتے ہیں۔

جو شخص سورۃ کہف پڑھتا رہے گا قیامت کے دن اس کی جگہ سے مکہ تک نور ہوگا اور جو اس آخری دس آیت پڑھتا رہے گا پھر دجال نکلے گا تو وہ اسے کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

(حصن حصین)

سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ سے فارغ ہو کر سبحان اللہ العظیم وبحمدہ سو بار پڑھے تو اللہ جل جلالہٗ اس کے دس ہزار گناہ اور اس کے والدین کے ۲۴ ہزار بخش دیتے ہیں۔

عمل کرنے کے لیے تھوڑا سا بھی کچھ بہ نہایت ہے مگر جو عمل نہ کرے اس کو صفحات بھی بھر دینے سے کچھ نہ بنے گا۔ اللہ جل جلالہٗ اپنے لطف و کرم سے معاف فرمائیں۔

خود بھی اس جیسی عبادات میں مشغول رہیں

اسلام اور مسلمان

مسز نوید اقبال نیو کراچی

کسی مجموعہ کے عقلی امکان پر غور کرنے کے لیے خواہ وہ قانون فطرت کا مجموعہ ہو یا واقعات کا۔ ضروری ہے کہ اس کے تمام اجزا کے کی باہمی ترکیب تناسب اور اضافی اہمیت پر مجموعی حیثیت سے نظر ڈالی جائے اور جزو کی اہمیت کو خواہ وہ چھوٹے سے چھوٹا کیوں نہ ہو کل کی نسبت سے دیکھا جائے کسی شے کے تمام عناصر کو ان کی اس اضافی اہمیت سے دیکھنا چاہیے جو انہیں کل سے حاصل ہے۔ بغیر اس کے حقیقت حال معلوم نہیں ہو سکتی۔ کارگاہ قدرت جسے عام طور پر فطرت کہا جاتا ہے خالق عالم کے بنائے ایک مخصوص قانون کے تابع ہے اس مجموعہ کی ہر شے اپنے مقام پر مخصوص اہمیت رکھتی ہے۔

اب اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں تو ہمیں وہ تمام حقائق سامنے لانا ہوں گے جن کی وجہ سے یہ پتہ چلے کہ ہم مسلمان کیوں ہیں اور ہم خود کو مسلمان کیوں کہتے ہیں۔ اور یہ کہ ہمارا شیوہ کیا ہونا چاہیے جس سے کہ ہم خود کو مسلمان ثابت کر سکیں۔

چونکہ انسان کا پختہ اور اٹل نظریہ عقیدہ کہلاتا ہے اور اس کا ہر کام انہی نظریات کا عکس ہوتا ہے۔ اور یہ عقائد اس کے دل و دماغ پر حکمرانی کرتے ہیں۔ اور یہی اس کے اعمال کے محرک ہوتے ہیں۔ جب بھی ہم کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو ہمارا ذہن اس کے بنانے والے کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب کائنات کو دیکھتے ہیں اور اس پر غور کرتے ہیں تو اس کے بنانے والے کا خیال آ جاتا ہے۔ کیونکہ کوئی صحیح ذہن اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتا کہ اتنا بڑا منظم و مربوط جہاں کسی بنانے والے کے بغیر خود ہی بن گیا ہو۔ اور یہیں سے انسان (مسلمان) کا نظریہ اور عقیدہ اس بات پر مشتمل ہوتا ہے کہ اس پوری کائنات کو تخلیق کرنے والی اور اس پوری کائنات کا نظم و نسق رکھنے والی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس نے پوری کائنات کو پیدا کیا ہے۔ اس لیے مسلمانوں کا سب سے پہلے عقیدہ توحید ہے جس کے معنی ایک ماننا، یکتا جاننا جس سے مراد یہ ہے ایک سب سے برتر و اعلیٰ اور ساری کائنات کی خالق و مالک ہستی کے واحد و یکتا ہونے پر ہے اور صرف اسی کو عبادت کے لائق سمجھنا ہے۔ اور صرف اور صرف اسی کی رضا حاصل کرنا ہے۔ اور اللہ کی یہ رضا و خوشنودی مسلمان کو جب ہی حاصل ہوگی جب اللہ کا ہر حکم بجا لائیں اور اپنی مرضی کو اللہ کی مرضی کے تابع کر دیں گے اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہر ہدایت پر چلتے رہیں گے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام ہے جس کے معنی اطاعت کرنے کے ہیں۔ اسلام کی بنیاد پانچ بڑے بڑے ستونوں پر قائم ہے جن میں توحید و رسالت، ملائکہ، آسمانی کتابیں اور آخرت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کے ماننے والوں کے بارے میں فرمایا "یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی تبلیغ کے لیے اور انسانوں کی رہنمائی کے لیے انسانوں میں ہی سے رسول بھیجے کیونکہ انسان کی رہنمائی اللہ کے بعد انسان ہی بہتر طریقے سے کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان رسولوں پر آسمانی کتابیں بھی نازل فرمائی اور رسولوں پر ایمان لانے کے لیے یہ لازم رکھا کہ ان پر نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لایا جائے اور جو انسان ان پر ایمان لاتا ہے اُسے مسلمان ہونے

کا شرف حاصل ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا جو سلسلہ شروع کیا وہ ختم المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر تکمیل کو پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید بھی اپنے آخری رسول ؐ پر اتاری۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ دین اسلام کو اپنے پیارے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لیے بھیجا اور جو انسان ان باتوں پر ایمان لاتا ہے۔ ان اعمال پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ وہ مسلمان کہلاتا ہے۔

اب یہ بات رہ جاتی ہے کہ انسان کس طرح اپنے آپ کو مسلمان ثابت کر سکتا ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اور اس کا نظام بہت جامع ہے۔ وہ اپنے پیروکاروں کو اعتقادات ہی دے دینے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ ان کی پوری زندگی کو ان اعتقادات کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے عبادت کا ایک نظام مقرر کرتا ہے۔ جو نماز، روزے، حج اور زکوٰۃ پر مشتمل ہے۔

توحید اسلامی عقائد کا سب سے پہلا عقیدہ ہے اس سے مراد یہ کہ انسان اللہ تعالیٰ کو سب سے برتر و اعلیٰ اور ساری کائنات کا خالق و مالک سمجھنا اس کے واحد اور یکتا ہونے پر ایمان لانا اور صرف اور صرف اسی کو عبادت کے لائق سمجھنا ہے۔ اس لیے انسان کو صرف اللہ ہی کی عبادت کرنی چاہیے اور اسی کے احکام کو ماننا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکے۔

نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے انسان (مسلمان) کی دن میں پانچ مرتبہ حاضری ہے اس کے دل میں احساس تازہ رکھتی ہے کہ وہ اللہ کا محکوم ہے محکومی کا یہ احساس متواتر نماز پڑھنے سے ایک نمازی کو یہ یاد دلاتا رہتا ہے۔ کہ وہ اللہ کا محکوم ہے۔ اور اس طرح اس کی پوری زندگی تعمیل احکام کا عملی نمونہ بن جاتی ہے۔ اور دن میں پانچ مرتبہ قرب خداوندی کا احساس مسلمانوں کو یقین دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت اس کے ساتھ ہے۔ وہ کبھی خود کو تنہا محسوس نہیں کرتا۔ اللہ کے ساتھ ہونے کا احساس مسلمان کو گناہ کے کاموں سے روکے رکھتا ہے۔ اور اس کے دل سے ہر قسم کا خوف و غم دور ہوتا ہے۔ اور مسلسل اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی رہتی ہے۔

روزے میں مسلمان دن بھر بھوکا پیاسا رہ کر دوسروں کی بھوک و پیاس کا احساس کرتا ہے۔ اور دل میں نادار لوگوں کے لیے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ روزے میں کم سے کم غذا پر اکتفا کی عادت مسلمان میں قناعت و ایثار کی صفات پیدا کرتی ہے ماہ روزے میں ایک ہی وقت میں پوری ملت اسلامیہ کا ایک عبادت میں مصروف رہنا یگانگت کے فروغ کا سبب بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ معاشی نظام میں زکوٰۃ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں اکثر مقامات پر مسلمانوں کو ادائیگی نماز کے ساتھ ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کا بھی حکم دیا گیا ہے نماز اگر بدنی عبادت ہے تو زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔

مسلمان کے لیے حج کا سب سے بڑا فائدہ یاد الٰہی اور قرب خداوندی ہے۔ حج کا عظیم الشان اجتماع ملت اسلامیہ کی شان و شوکت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ جب دنیا کے کونے کونے سے آئے مسلمان رنگ و نسل اور قوم و وطن کے امتیاز سے بالاتر ہو کر ایک ہی کلمہ دہراتے ہیں ایک ہی کیفیت میں سرشار اپنے خدا کی پکار پر لبیک کہتے ہیں۔

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کہ سچائی و حسن خلق و رواداری و اخوت مساوات اور امن و سلامتی کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے اور اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو تمام برائیوں سے روکتا ہے اور نیک راستے پر چلنے کا درس دیتا ہے۔ ایک مسلمان کی ہمیشہ اپنے حسن سلوک و صداقت و بھائی چارے و انسانیت کی بھلائی اور بہتری کے لیے کوشاں رہے اور اپنے آپ میں وہ صفات پیدا کرے جس پر اگر پوری طرح عمل کیا جائے تو نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی سرخرو ہو سکے۔

لیکن آج کل کا مسلمان اس کے برعکس ہے وہ وہی طرز عمل اپناتا جا رہا ہے جو کہ ایک مسلمان میں نہیں ہونی چاہیے اس کی وجہ صرف اور صرف اس کی جہالت اور کم عقلی ہے۔ جہالت اس وجہ سے کہ اس کو اتنا نہیں معلوم کہ جس ہستی نے اس کو اور اس پوری کائنات کو پیدا کیا ہے اس کا ہر حکم بجا لانا اور اس کی خوشنودی نے اس کو اور اس پوری کائنات کو پیدا کیا ہے اس کا ہر حکم بجا لانا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنا ضروری ہے اور کم عقلی اس لیے کہ اس کو اتنا نہیں پتہ کہ یہ زندگی یعنی دنیاوی زندگی ابدی نہیں بلکہ اس کے بعد والی زندگی ابدی ہے۔ اور اگر وہ اللہ کی خوشنودی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہیں کرے گا تو اس کی ابدی زندگی بڑے کرب میں یعنی جہنم میں گذرے گی اس لیے اس سے بچنا ضروری ہے اور ایسی زندگی گذارنی چاہیے جو کہ نہ صرف دنیاوی زندگی میں بہتر ہو بلکہ ابدی زندگی بھی خوشحال ہو خدا ہم سب مسلمانوں کو دنیا و آخرت میں سرخرو کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

بقیہ: اعجاز قرآن

میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے تیار کئے ہیں۔ اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ زمین و آسمان کے درمیان ہے (بخاری)

انگریز کا ایک خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد کذاب" انگریز نے اس کو اپنا نبی بنا لیا، اور اس سے جہاد کی تنسیخ کا اعلان کروایا مردود لاہور میں ایمان گنوا بیٹھا

اعجاز قرآن ـ جہاد

محمد اقبال ـ حیدرآباد

" اے ایمان والو! میں تمہیں ایسی سوداگری بتلاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے (وہ یہ ہے) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ. اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے. اگر تم کچھ بوجھ رکھتے ہو. (سورۃ صف ع ۲)

جہاد مرا خُلق ہے (زمان رسول)

امام راغب اصفہانیؒ لکھتے ہیں الجہاد والمجاہدہ کے معنی دشمن کے مقابلہ میں پوری طاقت صرف کرنے کے ہیں. جہاد کی تین قسمیں ہیں.

۱. شیطان سے. ۲. کفار سے. ۳. اپنے نفس سے

اس کا مطلب ہے. اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان و مال کے ساتھ جد وجہد کرنا. جس میں جنگ و قتال بھی شامل ہے.

خُلق کا لفظ عادت اور خصلت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے. جس کا تعلق بصیرت سے ہے. آپ کی سیرت طیبہ شاہد ہے. کہ آپ کی ساری عمر مسلسل جد وجہد مقدور بھر محنت و مشقت اور مساعی جمیلہ میں گزری. آپکی عظیم و کامیاب اور بے نظیر و مثالی زندگی ہمیں اس حقیقت کی یاد دلاتی ہے. کہ عظمت کامیابی کی راہ مسلسل جد وجہد مقدور بھر محنت و مشقت اور مساعی جمیلہ کی مرہون منت ہوتی ہے چنانچہ یہی وجہ ہے. کہ جہاد کو اسلام میں از بس اہمیت حاصل ہے. جہاد و ایمان لازم و ملزوم ہیں. جہاد تزکیہ نفس کا بھی ایک مؤثر و اہم ذریعہ ہے. اور ایمان جہاد ہی سے معتبر بنتا ہے. جہاد مومن کے اہم فرائض میں سے ہے. النبی الخاتمؐ نے جہاد کی تربیت پر خصوصی توجہ فرمائی. اور مسلمانوں کو اپنے

علیہ کا شانی مجاہد بنادیا. مجاہد اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے. اس کا مطلب یہ ہے کہ مجاہد بندہ رحمٰن ہوتا ہے.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد قیامت تک جاری رہے گا.

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والوں کے حق میں فرشتے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں. از روئے تفاخر و برکت حاصل کرنے کی غرض سے مچھلیاں پانی میں دعا کرتی ہیں. چیونٹیاں اپنے بلوں میں دعا کرتی ہیں. شہید کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے قبل ہی اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا ستر سال کی عبادت سے افضل ہے. (بخاری)

جہاد کی نیت سے گھوڑا پالنے والے کو گھوڑے کے بول و براز کا بھی ثواب ملے گا اور وہ نیکی کے پلڑے میں ہوگا. (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے. بیان کرتے ہیں. کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت

باقی صـــ پر

اطبار کرام و مُعالجین حضرات

آیورویدک کشتہ جات اور جڑی بوٹیوں کے نمکیات

صحیح اجزاء سے تیار کردہ

قرابادینی مرکبات

پیش کرنے والا ممتاز ادارہ

الحافظ دواخانہ منچن آباد ضلع بہاولنگر

مسلمان کو صبح کیسی کرنی چاہیے

حافظ محمد عبدالخالق رحمانی ۔ لبیرہ

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے مجاہد! جب صبح کو پائے تو تیرے دل میں شام کا خیال تک خیال نہ آئے۔ اور جب شام کو پائے تو تیرے دل میں صبح کا خیال نہ آئے۔ فرمایا! موت سے پہلے پہلے اپنی زندگی سے فائدہ اٹھا اور بیماری سے پہلے پہلے اپنی صحت اور تندرستی سے فائدہ اٹھا۔ کیا معلوم کل تجھے کس نام سے پکارا جائے یعنی زندہ یا مردہ

سونے اور اُٹھنے کی کیفیت

کسی دانا سے پوچھا گیا کہ آدمی کو اپنے بستر سے کس نیت سے اُٹھنا چاہیے۔ فرمایا کہ اس سوال سے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ کس حالت سے اُٹھ رہا ہے۔ اور سوتے وقت کیا نیت تھی بعد میں اُٹھنے کا سوال ہوگا۔ فرمایا کہ جو سونے کی حالت اور کیفیت سے واقف نہیں وہ کیسے جاگنے کا طریق جانتا ہوگا پھر فرمایا کہ بندے کو اس وقت تک نہیں سونا چاہیے جب تک چار چیزیں درست نہ کرلے پہلی تو یہ کہ روئے زمین پر اگر کسی شخص کا اس پر کچھ مطالبہ ہے تو اس معاملہ کو ختم کیے بغیر سونا مناسب نہیں ہے۔ کیا جانے کہ ملک الموت اسی حالت میں آجائے کہ اس پر کسی کا معاملہ اور مطالبہ ہو۔ اور اسی حالت میں اللہ کے حضور پیش کیا جائے کہ اس کے پاس کوئی عذر اور دلیل نہ ہو۔

دوسرے یہ کہ سونے سے پہلے دیکھ لے کہ اللہ کے فرائض میں سے کوئی فرض میرے ذمہ باقی تو نہیں ہے۔

تیسرے یہ کہ سونے سے پہلے گناہوں سے توبہ کرلے ممکن ہے کہ ملک الموت آجائے اور توبہ کیے بغیر موت کی آغوش میں نہ چلا جائے۔

چوتھی سونے سے پہلے وصیت جائز طریق سے لکھی ہوئی ہو کہ مبادا وصیت کے بغیر مر جائے۔

چار چیزوں کی نیت

کسی دانا کا قول ہے کہ آدمی صبح کرتا ہے تو اُسے چار چیزوں کی نیت کرنی چاہیے۔ ایک اللہ کے فرائض ادا کرنے کی۔

دوسری یہ کہ جن باتوں سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے اُن سے رُکنے کی۔

تیسری یہ کہ معاملات والوں کے ساتھ انصاف کرنے کی۔ اور چوتھی یہ کہ جن کے ساتھ جھگڑا ہے ان کے ساتھ مصالحت کرنے کی۔

جب ان چار چیزوں کی نیت پر صبح کرے گا تو اُمید ہے کہ صالحین میں شمار ہوگا۔ اور کامیاب ہو جائے گا۔

صبح کرنے کی حالتیں

لوگ تین حالتوں میں صبح کرتے ہیں۔ (۱) کچھ لوگ طلب مال میں (۲) کچھ لوگ گناہ کی طلب میں (۳) کچھ لوگ صحیح طریقے کی طلب میں۔ طلب مال میں صبح کرنے والے اس مقدار سے زیادہ نہیں کھا سکتے جو مقدار اللہ نے ان کے مقدر میں کی ہے۔ گو مال جتنا ہی کیوں نہ جمع کرلیں۔ گناہ کی طلب پر صبح کرنے والا ذلت اور رسوائی کا منہ دیکھتا ہے۔ اور صحیح طریق کے متلاشی کو اللہ رزق بھی عطا فرماتے ہیں اور ہدایت بھی۔

بعض علماء کا قول ہے کہ ہر صبح کرنے والے کو دو باتیں لازم ہیں امن اور خوف امن تو یہ ہے کہ اللہ نے اس کے رزق کی جو کفالت قبول فرمائی ہے۔ اس پر اطمینان ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے معاملات میں خوف اور ڈر رکھے کہ ان کو اچھی طرح ادا کرے۔ بندہ جب یہ دو کام کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دو چیزوں سے نوازتا ہے اپنے دیے ہوئے پر اسے قناعت عطا فرماتے ہیں اور اطاعت خداوندی میں لذت محسوس ہوتی ہے۔

اکابر کی صبح

حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی پوچھتا کہ صبح کس حال میں کی تو جواب دیتے کہ ہمارے صبح تو یہ ہے کہ اپنے گناہ پیش نظر ہیں اللہ کا رزق کھاتے ہیں اور موت کے انتظار میں ہیں۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ صبح کس حال میں کی؟ فرمایا وہ شخص کیسی صبح کرے گا جو ایک گھر سے دوسرے گھر میں جانے کی فکر میں ہو اور کچھ پتہ نہ ہو کہ ٹھکانہ جنت میں ہے یا جہنم میں۔

عامر بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ تیری صبح کا کیا حال ہے فرمایا کہ میں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ اپنے اوپر گناہوں کا بوجھ لادے ہوئے چلا۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں دبا ہوا ہوں کچھ پتہ نہیں کہ میری عبادتیں میرے گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں یا انعامات الٰہیہ کے شکرانے میں شمار ہوتی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق فرمائے۔

(آمین)

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

قادیانی مردہ

محمد اشرف علی ، کراچی

س: کیا قادیانی اہل کتاب ہیں؟

ج: قادیانی اہل کتاب نہیں۔ بلکہ مرتد اور زندیق ہیں۔

س: قادیانی کے سلام کرنے کی صورت میں کیا کرنا چاہیے۔

ج: اس کو سلام نہ کیا جائے، نہ جواب دیا جائے۔

س: کیا قادیانی کے ساتھ کھانا پینا یا اس کے ہاتھ کا پکا کھانا جائز ہے۔

ج: اس کے ساتھ کھانا جائز نہیں۔

س: کسی مسلمان کا کسی قادیانی کی نماز جنازہ شریک ہونا یا اس کی میت کو کندھا دینا جائز ہے؟

ج: مرتد کا جنازہ نہیں اور اس میں شرکت بھی جائز نہیں۔

س: کسی قادیانی کا کسی مسلمان کی نماز جنازہ میں شریک ہونے یا میت کو کندھا دینے کے بارے میں کیا حکم ہے۔ کیا اس کو روکنا صحیح ہے؟

ج: اس کو روک دیا جائے کہ وہ مسلمان کے جنازہ میں شریک نہ ہو، نہ کندھا دے۔

س: کسی قادیانی میت کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

ج: قادیانی مرتد کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔ اگر دفن کردیا جائے تو اس کا اکھاڑنا ضروری ہے۔

قسم کا کفارہ

انگن فاروق بٹ ، کامرہ

میں نے پہلے آپ کو چند سوالات لکھے تھے۔ اس میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ آپ نے قسم توڑی اور اب قسم کا کفارہ ادا کرو، یعنی تین محتاجوں کو دو دفعہ کھانا کھلاؤ۔ اس طرح یہ چھ آدمیوں کے ایک وقت کا کھانا بن گیا اگر محتاجوں کو کھانا کھلاؤں یا پیسے دے دوں تو کیا یہ جائز ہے۔ اگر پیسے دینے جائز ہیں تو کیا تین محتاجوں کو دینا ضروری ہے کہ ایک یا دو محتاجوں کو بھی دیئے جا سکتے ہیں، نیز میں نے ابھی تک قسم کا کفارہ ادا نہیں کیا اور مجھ سے دوبارہ قسم ٹوٹ گئی ہے۔ اب میں دو دفعہ کفارہ ادا کروں یا کہ ایک دفعہ ادا کروں۔ نیز آدمی ایک دفعہ قسم کھاتا ہے اور پھر توڑ دیتا ہے اور اس قسم پر کفارہ واجب ہوجاتا ہے تو جتنی دفعہ قسم توڑی جائے اتنی ہی دفعہ کفارہ دینا ہوگا یا ایک ہی دفعہ ادا کرنا ہوگا اور بعد میں قسم توڑی ہے تو توبہ کرنی ہوگی۔

ج: میں نے تین محتاجوں کا نہیں دس محتاجوں کا دو دفعہ کھانا لکھا ہوگا۔ اگر تین کا لکھا ہے تو غلط لکھا ہے۔ دس محتاجوں کو دو وقت کا کھانا کھلائیے اور اگر ہر محتاج کو صدقۂ فطر کی مقدار نقد روپے دے دیئے جائیں تب بھی صحیح ہے اگر ایک ہی بات پر دو مرتبہ قسم کھائی اور توڑ دی اور پہلی قسم کا کفارہ کافی ہے۔ اور اگر پہلی قسم کا کفارہ دے دیا تھا پھر قسم کھائی یا کسی دوسرے کام کے لیے قسم کھا کر توڑی تو دوبارہ کفارہ دینا ہوگا۔

س: اگر آدمی کسی نامحرم عورت کے لیے قسم کھالے کہ میں اور وہ دونوں بہن بھائیوں کی طرح رہیں گے تو کیا کفارہ ادا کرنے کے بعد ان کی شادی جائز ہے یا کہ نہیں۔

ج: قسم توڑنے کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ شادی کرکے کفارہ دے دیجئے۔

س: بینکوں میں آج کل نفع نقصان کی شراکت کا کھاتا ہے۔ بینک والے کہتے ہیں کہ ہم نفع یا نقصان حساب لگا کر دیتے ہیں آیا اس طرح اس کھاتہ میں پیسے جمع کرانا صحیح ہے۔ اور نفع لینا بھی صحیح ہے یا نہیں؟

ج: مجھے نفع نقصان کے کھاتوں کی تفصیل سے علم نہیں۔

س: زرعی بینک کسانوں کو قرضہ دیتے ہیں اور پھر چھ ماہ یا سال بعد جب پیسے جمع کرائیں تو ساتھ سود دینا پڑتا ہے آیا اس طرح قرضہ لینا صحیح ہے یا نہیں، میرے والد صاحب پر قرضہ ہے اگر کسی کسان کو کہہ کر قرضہ لے لیں اور ساتھ سود دیں تو جائز ہوگا یا نہیں۔

ج: یہ سودی قرضہ ہے، سود کا گناہ ہوگا۔

جاندار کی مورتیاں رکھنا

ڈاکٹر ذوالفقار علی گوہر فورٹ ٹیک سنگھ

س۔ گھر کے اندر جانوروں کے مٹی اور پتھر کے بت رکھنا جائز ہے کہ ناجائز۔ اور کیا اس کو بطور خوبصورتی کے لیے رکھ سکتے ہیں اور کیا اس کمرے میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ جس میں ان کو رکھا گیا ہو۔

ج۔ مسلمان تو بت شکن ہوتا ہے۔ بت فروش نہیں ہوتا۔ جاندار چیزوں کی مورتیاں رکھنا جائز نہیں اور ان بتوں کو خوبصورتی سمجھنا بدمزاقی ہے۔ ایسی جگہ نماز مکروہ ہے، وہاں رحمت کا فرشتہ بھی نہیں آتا۔

شانِ رحمۃ اللعالمین

محمد اقبال — حیدرآباد

دما ارسلنٰک الا رحمۃ اللعالمین۔

اے میرے حبیبؐ! آپ سراپا رحمت ہیں سارے جہانوں کے لیے۔

عالم تو بے شمار ہیں لیکن ہماری دنیا کے مشہور عالم یہ ہیں۔ عالم جمادات۔ عالم نباتات۔ عالم حیوانات اور عالم انسانی۔ آپؐ بلا واسطہ اور بالواسطہ تمام عالموں کے لیے رحمت تھے اور ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ سارے عالم آپؐ کی ذات بابرکات سے مستفید ہوئے اور ہو رہے ہیں اور ہمیشہ ہوتے رہیں گے۔ آپؐ نے اپنے متعلق فرمایا کہ "میں نبی رحمت ہوں۔" سے

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا

عشق ایک ناقابل تسخیر قوت ہے عشق نوحؑ ہو تو وہ سیل بے پناہ بن کر ہر قوت کو خس و خاشاک کی طرح بہا کرلے جاتا ہے۔ اگر وہ عشق خلیل بن جائے تو آتش نمرود میں کود کر شرک و بت پرستی کی ہر تصویر کو جلا کر راکھ بنا دیتا ہے۔ جب وہ عشق موسیٰؑ بنتا ہے تو دریا کا دل چیر کر فرعون و ہامان قارون سب کو اس میں غرق کر دیتا ہے عشق مسیحا بنتا ہے تو اپنے حلم و رافت سے دلوں کو مسخر کر لیتا ہے۔ یہی عشق جب عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنتا ہے تو تمام نوع انسانی کے لیے ہی نہیں بلکہ کل عالموں کے لیے ہی محبت و احسان یعنی رحمت بن جاتا ہے۔ عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک امتیازی خوبی یہ تھی کہ وہ رنگ جمال و جلال سے مزین تھا۔ آپؐ کا جمال اہل حسن و سرور کے لیے اور جلال اہل کفر و شرک کے لیے تھا۔ یاد رہے کہ آپؐ کا جلال بھی بنی نوع انسان کے لیے رحمت تھا چاہے وہ کافر مشرک کیوں نہ تھے۔

جب مکہ فتح ہوا آپؐ کی راہ میں کانٹے بچھانے والے آپؐ پر اوجھڑیاں پھینکنے والے آپؐ کے قتل کی سازشیں کرنے والے سب سر جھکائے ہوئے کھڑے تھے۔ آپؐ نے فرمایا جاؤ میں تم سب کو رہا کرتا ہوں اور میں نے تم سب کو معاف کیا۔

جنگ اُحد کے موقع پر دشمنان اسلام نے آپؐ پر پتھر برسائے۔ تیر چلائے دندان مبارک کو شہید کیا اور چہرہ انور کو زخمی کر کے خون آلود کر دیا۔ اس نازک مرحلہ پر بددعا کا صادر ہو جانا عین ممکن تھا لیکن زبان اقدس سے ان خون کے پیاسوں کے حق میں دعا نکلتی ہے۔ ”اے اللہ میری قوم کو ہدایت کر کیونکہ یہ مجھے پہچانتی نہیں“

اے سب جمیلوں سے جمیل اے سب حسینوں سے حسین اے رحمت اللعالمین
اے وہ کہ تیری مثل فطرت کے تصور میں نہیں اے رحمت اللعالمین

نعت

جو مقدس ہے زمانے میں نگر دیکھا ہے
ہم نے اللہ کے محبوبؐ کا گھر دیکھا ہے

جس سے لوٹا ہی نہیں کوئی بھی مایوس کبھی
جو ہے بے مثل سخاوت میں وہ در دیکھا ہے

میری جھولی میں گرے اشک گہر بن بن کر
میں نے دامن میں دعاؤں کا اثر دیکھا ہے

ظلمت جاں کو کیا جس کی کرن نے روشن
شہر رحمت میں عجب نور سحر دیکھا ہے

ان کے دربار مقدس میں نظر کیا اٹھتی
دل میں اک کیف مسلسل کو مگر دیکھا ہے

للہ الحمد ملا مجھ کو حضوری کا شرف
دیدہ و دل پہ کرم شام و سحر دیکھا ہے

کبھی در پر کبھی گنبد پہ نظر جا ٹھہری
نور ہی نور تھا ہر سمت جدھر دیکھا ہے

میں نے ہر ذرہ طیبا کو نظر سے چوما
میں نے دیوانہ ہر اک اہل نظر دیکھا ہے

میں نے دیکھے ہیں برستے ہوئے انوار یہاں
لطف ہر لحظہ باندازِ دگر دیکھا ہے

جب کبھی اٹھ گئی اطراف مدینہ پہ نظر
سایۂ لطف کو تا حدِ نظر دیکھا ہے

جس کی راہوں پہ ہے ہر آن نزول رحمت
ایسا پر کیف مدینے کا سفر دیکھا ہے

ان کے دربار میں یارائے دعا بھی نہ رہا
اپنی لکنت پہ کرم ان کا مگر دیکھا ہے

کرن گلہائے عنایت کو سمیٹے حافظ
تنگ ہر شخص نے داماں نظر دیکھا ہے

حافظ لدھیانوی

لسانی و تہذیبی جاہلیت کا المیہ اور اس سے سبق

مولانا ابوالحسن علی ندوی

درج ذیل مضمون حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ کی پُر مغز تقریر ہے جو آپ نے سقوط مشرقی پاکستان کے کچھ ماہ بعد کلکتہ میں مسلمانوں کے عظیم مجمع میں فرمائی (ادارہ)

انسان تجربات سے فائدہ اٹھاتا ہے

حضرات! اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو بیش بہا نعمتیں دی ہیں ان میں سے ایک نعمت یہ ہے کہ وہ اپنے تجربوں سے فائدہ اٹھاتا ہے اگر اس کو راستہ چلتے ٹھوکر لگ جاتی ہے تو وہ جھک کر دیکھنے لگتا ہے کہ اس کو کس چیز سے ٹھوکر لگی، وہ راستے کے اس پتھر کو ہٹا دیتا ہے، یا اس سے بچ کر چلتا ہے اور اگر کسی راستہ میں ایسے ہی پتھر پڑے ہوئے ہیں یا پیچ و خم ہیں، تو وہ دوسرا صاف، سیدھا اور ہموار... راستہ اختیار کرتا ہے، اس سے جب کوئی شدید غلطی ہو تی ہے یا کسی معاملہ میں اس کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے، تو وہ اس کے اسباب و علل پر غور کرتا ہے اس ناکامی کا راز معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے، اور آئندہ ایسی غلطیوں سے بچنے کی جدوجہد کرتا ہے، جن کی وجہ سے اس کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا، اسباب و نتائج کا یہ تجزیہ (ANALYSIS) انسان کی وہ فطری صلاحیت اور خداداد عطیہ ہے جس سے جانور عام طور پر محروم ہیں اور جس کی وجہ سے انسان اعلیٰ مراتب کمال تک پہنچا اور انسانی تہذیب و تمدن اور علوم و فنون نے اتنی ترقی کی۔

انسان کی تعریف یہ نہیں کہ وہ غلطی نہیں کرتا، غلطی کرنا تو اس کی سرشت اور خمیر میں داخل ہے، اور آدم کی میراث ہے تعریف یہ ہے کہ وہ غلطی کا اعتراف کرتا ہے، اس پر نادم ہوتا ہے اس کی تلافی کرتا ہے، اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے اور بعض اوقات اپنی ایک لغزش اور غلطی پر اس کو ایسی ندامت ہوتی ہے کہ اس سے وہ میدان ترقی میں ہزاروں لاکھوں میل کی مسافت آن کی آن میں طے کر لیتا ہے اور اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جہاں غلطی اور توبہ کے بغیر وہ برسوں میں بھی نہیں پہنچ سکتا تھا، اور اس کی اس ترقی اور پرواز پر معصوم فطرت فرشتوں کو بھی رشک آنے لگتا ہے، نسل انسانی کے مورث اعلیٰ حضرت آدمؑ سے بھی غلطی ہوئی تھی، لیکن انہوں نے اس غلطی پر اصرار نہیں کیا، بلکہ ان لفظوں میں اس کا اعتراف اور اس پر ندامت کا اظہار کیا کہ رحمت الٰہی کے دریا میں ایک تلاطم برپا ہو گیا، اور ان کو محبوبیت کا وہ مقام حاصل ہو گیا، جو شاید اس لغزش سے پہلے حاصل نہ تھا انہوں نے کہا۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ o

اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا، اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم تباہ ہو جائیں گے

(سورۃ الاعراف ۲۳)

ان کو اس توبہ اور ندامت سے جو ترقی حاصل ہوئی، اس کا قرآن مجید نے خود اعلان فرمایا ہے۔

وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى o ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَیْهِ وَهَدٰى o

اور آدم نے اپنے پروردگار کے حکم کے خلاف کیا، تو وہ بے راہ ہو گئے، پھر ان کے پروردگار نے ان کو نوازا اور ان پر مہربانی سے توجہ فرمائی اور سیدھی راہ بتائی

(سورہ طٰہٰ ۱۲۱ - ۱۲۲)

لیکن شیطان کا معاملہ اس کے برعکس تھا، اس نے اپنی غلطی اور نافرمانی پر اصرار کیا، اور اپنے عمل کی صحت اور جواز کے لیے دلائل دیئے۔

قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ o (سورۃ الاعراف ۱۲)

اس نے کہا کہ میں اس سے افضل ہوں، مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے، اور اسے مٹی سے بنایا ہے۔

بہت سی انسانی کامیابیوں کا سہرا غلطیوں کے سر ہے

انسانی ترقیات اور تہذیب و تمدن کی وسعت اور ارتقاء میں غلطیوں کا حصہ، صحیح اقدامات، اور راست روی سے شاید کم نہیں، بلکہ بعض انسانی فتوحات اور کامیابیوں کا سہرا انہیں غلطیوں کے سر ہے، اس طرح انسانی تاریخ جس طرح انسانوں کے صحیح فیصلوں اور صحیح عمل کی مرہون منت ہے، اسی طرح غلطیوں، لغزشوں اور نادانیوں کی بھی اور اس دعویٰ کے ثبوت کے لیے آپ کو تاریخ میں بہت سی مثالیں ملیں گی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جزیرہ نمائے سینا میں صحیح سلامت پہنچنا اور فرعون کے لشکر کا بحر احمر میں غرق ہونا، حضرت موسیٰ کے رات کے اندھیرے میں راستہ بھول جانے کا نتیجہ تھا، نئی دنیا (امریکہ) کی دریافت کولمبس کی غلطی اور غلط فہمی کا نتیجہ تھا، جو ہندوستان کی تلاش میں نکلا تھا، و علیٰ هٰذا القیاس،

غلطیوں کا احساس کرنا صحیح الفطرت انسان کا شیوہ نہیں

اپنی غلطیوں کا احساس نہ کرنا، اور اپنے تجربوں اور ناکامیوں سے فائدہ نہ اٹھانا، غلطیوں اور ناکامیوں کے اسباب و علل کو تلاش نہ کرنا، ایک ہی غلطی بار بار کرنا، اور ایک ہی سوراخ سے بار بار ڈسا جانا ایک صحیح الفطرت اور صحیح الحواس انسان کا شیوہ نہیں ہے اور مومن کو تو یہ کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا، جس کو اللہ تعالیٰ نے فراست ایمانی عطا فرمائی ہے اور عقل و تجربے سے فائدے اٹھانے کی سب سے زیادہ دعوت دی ہے، قرآن شریف نے گروہ منافقین کی یہ کمزوری اور عیب بیان کیا ہے کہ وہ واقعات اور تجربات سے بالکل فائدہ نہیں اٹھاتے

اور سال میں کئی کئی بار آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں۔

أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝

کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہر سال ایک دو مرتبہ آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں مگر اس پر بھی نہ توبہ کرتے ہیں، نہ کوئی سبق لیتے ہیں۔

(سورۃ التوبہ ۱۲۶)

مومن کی اسی صلاحیت پر اعتماد کرتے ہوئے ایک صحیح حدیث میں یہ مضمون آیا ہے "لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ" (مومن ایک ہی سوراخ سے دوبار ڈسا نہیں جاتا)

لسانی و تہذیبی جاہلیت

ابھی چند روز کا واقعہ ہے کہ ایک قدیم اسلامی ملک اور مسلمانوں کے خالص اکثریت والے علاقے میں جو علماء اور مشائخ اور مدارس و خانقاہوں کی سرزمین تھی جس کے چپہ چپہ پر مسجدیں اور خانۂ خدا تھے، جس کے لیے صدیوں اولیاء کرام نے آب دیدہ اور خون جگر بہایا اور جس کی زمین ان کے آنسوؤں سے نم، اور جس کی فضا ان کے نالہ ہائے نیم شبی سے گرم تھی زبان اور تہذیب کے جنون کی ایک تیز و تند لہر اٹھی اور دیکھتے دیکھتے صدیوں کی محنتوں پر پانی پھر گیا مسلمان نے بے تکلف مسلمان کا گلا کاٹا، بے گناہ انسان اس طرح مارے گئے جیسے سانپ اور بچھو مارے جاتے ہیں، اور ان پر کوئی رحم نہیں کھایا جاتا جن لوگوں نے اس ملک میں پناہ لی تھی، ان کے لیے اب اس ملک میں کہیں پناہ نہ تھی، نہ کسی دل میں ان کے لیے رحم کا جذبہ تھا، نہ کسی آنکھ میں ان کے لیے کوئی آنسو، انسانوں کا شکار اس طرح کھیلا جا رہا تھا۔ جیسے کسی جنگل میں درندوں، پرندوں کا اور کسی تالاب و دریا میں مچھلیوں کا کھیلا جاتا ہے، نہ شریف عورتوں کی عصمت محفوظ رہی، نہ بوڑھوں کے بڑھاپے پر ترس کھایا گیا، نہ معصوم بچوں کی چیخ پکار پر کان دھرے گئے، بھوک پیاس کا عذاب، سنگ دلی اور شقاوت کی کوئی قسم ایسی نہ تھی جو اپنے بھائیوں کے لیے روا نہ رکھی گئی ہو۔ زبان کی "وثنیت" (بت پرستی) عقیدۂ توحید پر، قوم پرستی، اور نسل پرستی اسلامی وحدت پر، اور حمیت جاہلیت اور عصبیت اخوتِ اسلامی پر اس طرح غالب آ کر رہی کہ ابتدائے اسلام سے آج تک کسی خطۂ زمین پر ابھی تک اس طرح غالب نہیں آئی تھی اور اسلام اور مسلمان ایک دوسرے کے ہاتھوں کبھی اس طرح ذلیل نہیں ہوئے جس طرح اس زمانہ میں۔

تہذیب کے آزر نے ترشوائے صنم اور

مختلف زبانیں، تہذیبیں، تمدن اور طرز معیشت دنیا میں اس وقت سے ہیں جب سے انسان ہے، انسانیت نے ہمیشہ ان کے سایہ میں آرام اٹھایا، ان کی وجہ سے زندگی کا لطف بڑھا، اور اس کے اندوختہ، اور سرمایہ میں اضافہ ہوا، اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر اپنا یہ احسان یاد دلاتے ہوئے فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝

لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمہاری قوم اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو، اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے، جو زیادہ پرہیزگار ہے، بیشک خدا سب کچھ جاننے والا اور سب سے خبردار ہے۔ (سورہ حجرات ۱۱)

دوسری جگہ ہے۔ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالِمِينَ ۝ ۔

اور اسی کے نشانات میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا، اہل دانش کے لیے اس میں نشانیاں ہیں۔ (سورہ روم ۲۲)

لیکن بنی نوع انسان کی طویل تاریخ میں جو اس قسم کے سنگین واقعات، المیوں، اور مضحکہ خیز ڈراموں سے بھری ہوئی ہے، ہم کسی ایسی جنگ سے واقف نہیں، جو صرف زبان اور کلچر کے لیے لڑی گئی ہو، عرب اپنے قوت بیان، اور لسانی تعصب میں مشہور تھے، یہاں تک کہ وہ اپنے سوا تمام لوگوں کو عجمی (گونگا) کہتے تھے، لیکن تاریخ نے کوئی ایک واقعہ ایسا ریکارڈ نہیں کیا، جس میں عرب عجم سے کبھی اپنی زبان کی بنیاد پر لڑے ہوں، اسلام نے تو اس تعصب کو حرام و ناجائز کہا تھا اس کا نام "حمیۃ جاهلیۃ" رکھا تھا، اور اس پر سخت نکیریں کی تھیں، اس کو جاہلیت کی قابل نفرت یادگار، کفر و بت پرستی کا رمز، اور اللہ و رسول کے خلاف جنگ کے مرادف، اور اس کے جھنڈے کے نیچے مرنے کو حرام موت، یا جاہلی اور غیر اسلامی موت قرار دیا تھا، لیکن جاہلیت کی تاریخ میں بھی زبان کے مسئلہ میں ہمیں کسی ایسے معرکہ کا ذکر نہیں ملتا۔

یہ درحقیقت یورپ اور اس کی انتہا پسندانہ قوم پرستی کا فیض ہے، جس نے زبان اور کلچر کو یہ "مقدس" لباس عطا کیا ہے اور اس کو ایک ایسا بت بنا دیا ہے جس کے لیے انسانوں کی بھینٹ چڑھائی جاتی ہے، اور خون بہایا جاتا ہے اس کے نتیجہ میں اکثر ملکوں میں پرانی تہذیب کے احیاء کا شوق زبان کا تعصب اور اس کے لیے مر مٹنے کا جذبہ پیدا ہوا، اور لوگوں کو زبان کی ایک نئی صلیبی جنگ (CRUSADES) یا "جاہلیت" (PAGANISM) کا سامنا کرنا پڑا، جس کا تجربہ اب تک نہ ہوا تھا، یورپ کا یہ پروپیگنڈہ جو بڑی گہرائی، اور دور بینی کے ساتھ تیار کیا گیا تھا، ان مسلم اقوام میں بھی پوری طرح پھیل گیا، جو بہت صحیح العقیدہ، سلیم الفطرت، اور دینی و ایمانی جذبات کی حامل تھیں، اور جن سے بجا طور پر یہ توقع تھی، بلکہ یقین تھا، کہ وہ اپنے دین اسلام اور سلامتِ فطرت کی وجہ سے کم از کم دنیا کی دوسری قوموں کے مقابلہ میں اس لسانی وثنیت سے بہت دور رہیں گی، جس کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی سند اور دلیل نہیں اور جس کی خدا کی میزان میں رائی کے دانہ کے برابر بھی قیمت نہیں۔

لیکن اچانک عالم اسلام اور اسلام و دعوت اسلامی پر عقیدہ رکھنے والوں کے سامنے ایک نئی صورت حال آئی اور زبان کا یہ فتنہ ایک آتش فشاں کی طرح ایک اسلامی ملک کے قلب و جگر میں پھوٹ پڑا، یہ آفت یا قیامت جو سامنے آئی وہ کچھ رضائے الٰہی کے لیے، یا شیطان کی سرکوبی و تذلیل

کے جذبے سے نہیں تھی، اس کا مقصد یہ نہ تھا کہ اخوت اور امن و اطمینان کا دور دورہ ہو نیکیاں فروغ پائیں اور برائیاں ختم ہوں، یہ سب اس لیے ہو کہ اس قوم کی بڑی جمعیت فرنگی شیشہ گروں اور قومیت کے انتہا پسند پرستاروں کے ہاتھ میں کھیلنے لگی اور وہ ایک خطرناک سازش کا شکار ہو گئی۔

اسلام کی ساکھ کو زبردست نقصان

اس انسانی قتل عام، خون مسلم کی ارزانی، اور جانی و مالی نقصان پر بھی جتنے آنسو بہائے جائیں کم ہے لیکن ان واقعات کا سب سے زیادہ خطرناک پہلو یہ ہے کہ اس سے مخالفین کو اسلام کی ناکامی کے ثبوت کے لیے ایک دلیل ہاتھ آئی، اور انہوں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ اسلام میں رابطہ بننے، اور مختلف قوموں اور نسلوں کو (جن کی زبانیں اور رنگ و نسل مختلف ہیں) متحد کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، نیز یہ کہ اسلامی عقیدہ پر کسی معاشرے اور کسی ریاست (STATE) کے قائم ہونے، اور اگر قائم ہو جائے تو باقی رہنے کا امکان نہیں، یہ وہ معنوی خسارہ ہے، جس کا کوئی خسارہ مقابلہ نہیں کر سکتا آپ ہندوستان کے عظیم ترین تجارتی مرکز میں رہتے ہیں، جانتے ہیں کہ ایک تاجر کے یہاں نفع نقصان، بازار کے اوتار چڑھاؤ، اور تجارتی مدوجزر کی کوئی اہمیت نہیں اس کا اصل سرمایہ اس کی ساکھ اور اس کا اعتبار ہے، اسی وجہ سے کسی فرم کا ٹریڈ مارک بڑی اہمیت رکھتا ہے، اور وہ ہزاروں لاکھوں روپوں میں خریدا جاتا ہے، حالیہ واقعات نے اسلام کی ساکھ کو بڑا نقصان پہنچایا اور اسلام کی تبلیغ کرنے والوں اور اس کو دنیا کی سب سے بڑی قوت جامعہ (UNITING FORCE) کے طور پر پیش کرنے والوں کے لیے بڑی مشکلات پیدا کر دی، اور ایک طرح سے پچھلی تاریخ کو بھی جس پر ہر مسلمان کو فخر ہے بہت سے لوگوں کی نگاہ میں مشکوک بنا دیا، جس میں بتایا گیا ہے کہ اسلام نے عرب و عجم، گورے کالے، قرشی و حبشی، ایشیائی اور افریقی، فقیر و غنی، اور محمود و ایاز کو ایک صف میں کھڑا

باقی ص ۲۹ پر

مرزا قادیانی کی کہانی اس کے مرید خاص کی زبانی

تحریر: ایک سابق قادیانی

مفتی محمد صادق مرزا قادیانی کے خاص اور چہیتے مریدوں میں سے تھے۔ قادیانی بھی ان کو "صحابی" کا مقام دیتے ہیں۔ اور مرزا قادیانی کے بارے میں ان کا ہر بات کو سند کا درجہ دیتے ہیں۔ مفتی صاحب نے دسمبر ۱۹۳۶ء میں ایک کتاب موسومہ "ذکر حبیب" لکھی جس میں مرزا قادیانی کے ساتھ گزارے ہوئے دن و حالات اور چشم دید واقعات کا ذکر ہے۔ اس کتاب میں سے چیدہ چیدہ اقتباسات قارئین کی ضیافت طبع کے لیے پیش خدمت ہیں۔ قادیانی حضرات بھی اپنے خود ساختہ پیغمبر کے بارے میں اپنے نام نہاد صحابی کے تاثرات سنیں اور سر دھنیں:-

مرزا صاحب کی شکل گنواروں کی طرح

"بھیرہ میں ایک نیک شخص حکیم احمد دین نام تھے (اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے) جن سے میں نے بچپن میں سب سے اول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام سنا۔ میری عمر اس وقت قریباً تیرہ سال ہوگی، جب میں اپنے چند ہمجولیوں کے ساتھ حکیم صاحب مرحوم سے ملا، اور انہوں نے اثنائے گفتگو میں فرمایا کہ قادیان میں ایک مرزا صاحب ہیں جن کو الہام ہوتے ہیں، ان کی شکل بالکل سادہ گنواروں کی طرح ہے۔" (ذکر حبیب ص۲)

مسلمانوں کی جاسوسی

"ان دنوں فرقہ اہل حدیث کے ایک مولوی بنام غالباً احمد اللہ صاحب جو غزنویوں کی مسجد کے جمعہ کے امام تھے۔ غزنویوں کے ساتھ بعض معاملات میں کچھ اختلاف رکھتے تھے۔ اور آپس میں ان کا جھگڑا اچلا ہوا تھا۔ ان کے پہلے جھگڑوں پر مزید ایک جھگڑا یہ پیدا ہوا کہ غزنوی صاحبان یہ چاہتے تھے کہ مولوی صاحب اپنے خطبہ اور وعظ میں حضرت صاحب پر کفر کا فتویٰ پیش کریں، مگر وہ اس سے پرہیز کرتے تھے۔ جمعہ کے دن حضرت صاحب (مراد مرزا قادیانی) نے مجھے فرمایا کہ آپ نماز جمعہ غزنویوں کی مسجد میں جا کر پڑھیں اور وہاں سے خبر لائیں کہ ان لوگوں کی آپس میں کیا گزرتی ہے۔" (ذکر حبیب ص۱۱)

قارئین کرام کو معلوم ہونا چاہیے کہ اب تک قادیانی تنظیم کی طرف سے قادیانیوں کی جمعہ کے دن مسلمانوں کی مساجد میں جاسوسی کے لیے ڈیوٹیاں لگائی جاتی ہیں۔ اور ان کی رپورٹوں کی روشنی میں ملت اسلامیہ میں انتشار پھیلانے اور قادیانیت کے پرچار کے لیے منصوبہ بندیاں کی جاتی ہیں۔

بلند پایہ "صحابی" اور مرزا صاحب تھیٹر دیکھ آئے

"ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا جو مکان کے قریب ہی تھا اور تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا۔ صبح منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں حضرت صاحب کے پاس میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات کو تھیٹر چلے گئے تھے، حضرت صاحب نے فرمایا ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔" (ص۱۸)

قادیانی حضرات غور کریں، یہ ہیں اچھے خود ساختہ پیغمبر اور "صحابی"، دونوں ہی تھیٹر دیکھ گئے، آخر پیغمبر تھیٹر دیکھ آیا تو "صحابی" کیوں نہ دیکھے۔ اسے کہتے ہیں بڑے میاں بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ۔

نیٹا ارجی

"حضور (مرزا قادیانی) کے پاس ایک کپڑے میں بندھی ہوئی تھوڑی سی کستوری (مشک) تھی۔ جس کو استعمال کے واسطے حضور نے جلدی جلدی کھولا تو وہ اس جلدی میں تھوڑی سی مشک (کستوری) گر گئی۔ تب آپ

نے فرمایا: "التعجیل من عمل الشیطان" یعنی جلدی کا کام شیطان کا" (صفحہ ۱۲۷)

پاخانہ والے کمرے میں خلوت

"بائیں طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جو پاخانہ کے لیے استعمال ہوتا تھا مگر پاخانہ کے واسطے کوٹھے کے اوپر اور جگہیں بھی تھیں بس اس نیچے والے کمرے کو حضور نے صاف کرایا اور اسے خوب دھویا گیا اور اس میں فرش کیا گیا اور دوپہر کے وقت دو تین گھنٹے کے قریب حضور بالکل علیحدہ اندر سے کنڈی لگا کر اس میں بیٹھے رہتے تھے۔" (صفحہ ۳۴)

قادیانی نبوت

ختم نبوت کے مسئلہ پر زچ ہو کر لاہوری قادیانی تو صاف کہہ دیتے ہیں کہ مرزا صاحب نبی نہ تھے۔ لیکن قادیانی حضرات بھی گول مول باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ یعنی مرزا صاحب اصطلاحاً نبی نہ تھے۔ شرعی نبی نہ تھے بلکہ جزوی نبی تھے بروزی نبی اور ظلی نبی بلکہ ناقص نبی تک کہہ دیتے ہیں بہتر تو یہ ہے کہ ایک قدم اور آگے بڑھ کر "جھوٹا" نبی ہی کہہ دیں۔ زیر تبصرہ کتاب میں مصنف نے کئی جگہ مرزا صاحب کو غیر مشروط طور پر "نبی" لکھا ہے۔ لہٰذا قادیانی محض مسلمانوں کو دھوکہ میں رکھنے کے لیے ظلی نبی بروزی نبی جزوی نبی وغیرہ کی اصطلاح استعمال کرتے رہیں۔ جب کہ وہ فی الحقیقت مرزا قادیانی کو غیر مشروط طور پر "نبی" مانتے ہیں۔ جیسا کہ اس کتاب کے درج ذیل حوالوں سے بھی ثابت ہے:۔

کتاب کے صفحہ ۸ پر مصنف "خواہش ملاقات نبی" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:۔

"چونکہ میں نے اللہ تعالیٰ پیدائش کے بعد سے اپنی آئندہ زندگی میں ایک نبی اور بادشاہ کو پایا تھا اس واسطے اس کی تڑپ پہلے سے ہماری فطرت میں موجود تھی۔"

"دو باتوں کو خصوصیت کے ساتھ نوٹ کیا جائے ایک یہ کہ حضرت صاحب عموماً لمبے اشتہار لکھا کرتے تھے مگر یہ اشتہار صرف چند سطروں کا تھا جو ایک چھوٹے سے صفحہ پر آ گیا، دوم یہ کہ اس کے آخر میں حضور نے اپنا نام اس طرح لکھا تھا: "النبی مرزا غلام احمد" (صفحہ ۱۰۰)

"میں (مفتی صادق) نے کہا لوگ بے چارے سچے ہیں کیا کریں تیرہ سو سال کے بعد ایک نبی کا چہرہ دنیا میں نظر آیا ہے پروانے نہ بنیں تو کیا کریں" (صفحہ ۱۰۵)

"اللہ تعالیٰ نے اس صدی کے مجدد کو نبی نام دیئے اور اسے جری اللہ فی حلل الانبیاء کہا اور اسے نبوت عطا کی۔" (صفحہ ۱۶۱)

"صاحبزادہ میاں محمود احمد کا نام بڑے امتحان [illegible] اس سال کیا ہو گی؟ جس نام کی خبر دی گئی ہے۔ اس میں ایک نکتہ ہے کہ اس لڑکے کا باپ کیا کام کرتا ہے۔ میں نے رسالہ نبوت لکھا ہے"

(مفتی صاحب کا خط بنام مرزا قادیانی صفحہ ۲۴۵)

خاص الخاص مرید کا حلیہ

"مولوی عبدالکریم سیالکوٹی مرزا قادیانی کے خاص مرید تھے۔ وہ امام ہوتے تھے مرزا ان کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ ان کے بارے میں مفتی قادیانی لکھتے ہیں۔

"حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی جسم کے بھاری چھوٹا قد اور ایک پاؤں سے معذور تھے اس لیے عصا کے سہارے چلتے تھے اور ایک آنکھ سے بھی معذور تھے۔ ہمیشہ چشمہ لگاتے تھے۔ آپ کے منہ پر ماتا کے داغ تھے۔" عبدالکریم کا ۴۵ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا، قادیانی اس کو جلیل القدر صحابی قرار دیتے ہیں

مرزا کا دایاں ہاتھ

"حضور (مرزا قادیانی) کی دائیں کلائی کمزور تھی فرمایا کرتے تھے کہ میں بچپن میں ایک دفعہ گر گیا اور اس کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی تب سے اس میں کمزوری ہے چیز کو دیر تک زیادہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اس واسطے چائے کی پیالی بائیں ہاتھ (کا) سہارا اسے اٹھا کر پیا کرتے تھے۔" (صفحہ ۳۹)

مرزا قادیانی کی دیگر بیماریوں مثلاً مراق، مرگی، دوران سر، آنکھوں میں نقص وغیرہ کا بھی قادیانی کتب میں ذکر ہے اور ہفت روزہ ختم نبوت میں بھی ذکر ہوتا رہتا ہے۔ افسوس ہے قادیانیوں نے پیغمبر بھی ایسے شخص کو مانا جس نے تقریر و تحریر سے تو امت مسلمہ میں انتشار پیدا کیا ہی تھا مگر جسمانی عیوب میں بھی سب پر بازی لے گیا۔

جوانی میں بال سفید

"فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے بال بیس سال کی عمر میں سفید ہونے شروع ہوئے تھے اور پھر بالآخر سب سفید ہو گئے۔" (صفحہ ۳۳)

یعنی مجمع الامراض تھے کوئی چھوٹا بڑا مرض چھوڑا نہیں

انہوں کچھ دیدا اے

ایک خادمہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"جس کمرے میں حضرت صاحب (مرزا قادیانی) بیٹھ کر لکھنے کا کام کرتے تھے، وہاں ایک کونے میں گھڑا تھا جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اتار کر ننگی بیٹھ کر نہانے لگ گئی۔ حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف اور کچھ خیال نہ کیا کہ کون کیا کرتی ہے۔ جب وہ نہا چکی تو ایک اور خادمہ اتفاقاً آنکلی اس نے اس نیم دیوانی کو ملامت کی کہ حضرت صاحب کے کمرے میں اور موجودگی کے وقت تو نے یہ کیا حرکت کی تو اس نے ہنس کر جواب دیا "انہوں کچھ دیدا اے" (یعنی انہیں کیا دکھائی دیتا ہے) یہ حضور کی عادت غض بصر کی جو وہ ہر وقت مشاہدہ کرتی تھی۔ اس کا اثر اس دیوانی عورت پر بھی ایسا تھا کہ وہ خیال کرتی تھی کہ حضور کو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔" (صفحہ ۳۸-۳۹)

مندرجہ بالا واقعہ پر قارئین جتنا غور فرمائیں گے عجیب اسرار و رموز کھلیں گے۔ اول تو مرید کا یہ تبصرہ کہ عورت سمجھتی تھی کہ مرزا جی کو کچھ دکھائی نہیں دیتا کیونکر بقول مرید کے عورت دیوانی تھی مگر مرزا جی تو صحیح تھے وہ تو دیکھ رہے ہوں گے تو کیوں نہ منع کیا۔ پھر جلوہ فرما کر ہیں

مرزا جی کو نظر نہیں آیا تو کیا خادمہ کے نہانے اور پانی گرانے کی آواز بھی نہ آئی۔ پھر لکھنے پڑھنے والے کمرے میں علیحدگی میں مرزا جی کے پاس ایک کے بعد دوسری خادمہ کی آمد و رفت "چہ معنی دارد"۔

غرارہ پہنتے تھے

"آخری ایام میں حضور ہمیشہ ایسے پاجامے پہنا کرتے تھے جو نیچے سے تنگ اور اوپر سے کھلے گاؤدم طرز کے اور شرعی کہلاتے ہیں۔ لیکن شروع میں ۹۵، ۱۸۹۰ء میں، میں نے حضور کو بعض دفعہ غرارہ پہنے ہوئے بھی دیکھا ہے۔" (صفحہ ۳۹)

قادیانیوں کی تعداد بڑھانے کیلئے زیادہ شادیاں اور کثیر اولاد پیدا کرو۔

مرزا جی نے فرمایا "میرا تو جی چاہتا ہے کہ میری جماعت کے لوگ کثرتِ ازدواج کریں اور کثرتِ اولاد سے جماعت کو بڑھا دیں" (صفحہ ۱۱۶، ۱۱۵)

اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مرزا جی مومنین اور متقی لوگ نہیں بلکہ مریدوں کی کثرت چاہتے تھے چاہے ان کا عمل کیسا بھی ہو۔ شاید اس کے پس منظر میں زیادہ سے زیادہ چندہ اور نذرانہ بٹورنے کی خواہش ہو۔ اسی لیے یہ نہیں کہا کہ تعلیم و تربیت، تلقین عمل صالح اور نیک نمونہ سے لوگوں کو متقی بناؤ بلکہ کہا تو یہ کہ زیادہ شادیاں کرو اور کثرتِ اولاد سے قادیانی جماعت کو بڑھا دو۔

احتیاطی ایک فضول بات ہے مگر...

"عرض کی کہ جمعہ کے دن لوگ دو رکعت نماز جمعہ پڑھتے ہیں اور اس کے علاوہ چار رکعت نماز ظہر بھی پڑھتے ہیں۔ اس کو نام احتیاطی رکھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے (فرمایا) نماز جمعہ کے بعد ظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں، جو لوگ شبہ میں ہیں اُن کا جمعہ اور ظہر ہر دو شبہ میں گئے نہ یہ ہوا، نہ وہ ہوا، احتیاطی ایک فضول بات ہے مگر تم غریب اور کمزور آدمی ہو۔ تم اس نیت کی احتیاطی پڑھ لیا کرو کہ کوئی شخص ناحق ناراض ہو کر تمہیں مارنے نہ لگ جائے۔" (صفحہ ۱۴۱)

قادیانیت سے تائب ہونیوالے مسلمانوں کیلئے مرتد کا لفظ

"میر عباس علی صاحب (لدھیانوی) جو بعد میں مرتد (یعنی مسلمان) ہو گئے تھے۔" (صفحہ ۱۳)

"ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب (پٹیالوی) جو بعد میں مرتد (یعنی مسلمان) ہو گئے تھے۔"

قادیانیوں کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا قادیانی کو نبی مان لینے پر جب بجا طور پر مرتد اور زندیق کہا جاتا ہے تو بہت تلملاتے ہیں لیکن توفیقِ تعالیٰ اگر کوئی قادیانیت کے طلسم ارتداد و زندیقیت سے نکل کر دوبارہ دامنِ اسلام سے وابستہ ہو جائے تو خود اُسے کمال ڈھٹائی سے "مرتد" کہتے ہیں۔

مولانا شبلیؒ اور سرسید اندھے ہیں

"ایک دفعہ علی گڑھ میں مولوی شبلی اور سرسید نے یہ تجویز کی کہ تفسیر القرآن اور صداقتِ اسلام پر خاص خاص عنوانوں پر قابل قابل آدمیوں سے مضامین لکھوائے جائیں۔ اور جس کا مضمون سب سے عمدہ ہو وہ درج رسالہ ہوا کرے اور مضمون نویس کو انعام دیا جائے حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اس پر بہت خوش ہوئے کہ ہم بھی اس میں شامل ہوں گے .... مگر حضور (مرزا قادیانی) نے اس کو ناپسند کیا اور ایک لمبی تقریر کی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ایسے لوگوں سے ہماری مشارکت نہیں ہو سکتی۔ یہ لوگ اندھے ہیں اُن میں معرفت نہیں اور نہ وہ حقیقت سمجھ سکتے ہیں۔" (صفحہ ۹)

مرزا کی مشن میں ناکامی

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی وفات سے تھوڑا ہی پہلے کا واقعہ ہے کہ میں اتفاق سے مولوی محمد علی صاحب کے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا جو مسجد مبارک سے ملحق ہے اور وہاں حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی بیٹھے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود بھی تشریف لائے۔ مولوی محمد علی صاحب نے ناراضگی کا چہرہ بناتے ہوئے لرزتی ہوئی آواز میں کہا کہ میر صاحب نے حضور کے پاس میری شکایت کی ہے اور حضور بھی آخر انسان ہیں حضور پر اثر تو ہوتا ہوگا، اس پر حضور نے فرمایا مجھ پر کوئی اثر نہیں مگر جس طرف میں آپ لوگوں کو لے جانا چاہتا ہوں اُدھر تو منہ آپ کے منہ بھی نہیں۔" (صفحہ ۱۵۹)

قارئین غور فرمائیں مرزا جی نے کس حسرت کے لہجے میں یہ بات کہی ہوگی۔ یہ بات انہوں نے وفات سے چند دن پہلے اپنے ان مریدوں کو کہی جو ان کے سب سے زیادہ چہیتے تھے اور جنہوں نے ان کے بعد قیادت سنبھالی (یعنی مرزا صاحب ساری عمر ان لوگوں کو جدھر لے جانے کی کوشش کرتے رہے اُدھر اُن کے منہ بھی نہ ہوئے۔ اپنے تمام عمر کے مشن کے حسرتناک انجام اور ناکامی کا اعتراف اس سے زیادہ کیا ہوگا۔

مبارک احمد کی خاطر جمعہ پڑھنے نہیں گئے

"صاحبزادہ مبارک احمد کی مرض الموت کے ایام میں ایک جمعہ کے دن حضرت ...... حسب معمول کپڑے بدل کر عصا ہاتھ میں لے کر جامع مسجد جانے کے واسطے تیار ہوئے۔ جب صاحبزادہ کی چارپائی کے پاس سے گذرتے ہوئے ذرا کھڑے ہو گئے تو صاحبزادہ صاحب نے حضرت ......کا دامن پکڑ لیا اور اپنی چارپائی پر بٹھا دیا اور اُٹھنے نہ دیا۔ صاحبزادہ صاحب کی خاطر حضور بیٹھے رہے اور جب دیکھا کہ بچہ اٹھنے نہیں دیتا اور نماز جمعہ کے وقت میں دیر ہوتی ہے تو حضور نے کہلا بھیجا کہ جمعہ پڑھ لیں اور حضور کا انتظار نہ کریں۔" (صفحہ ۱۴۳، ۱۴۲)

بال بڑھانے کا شوق

"آخری عمر میں حضور کے سر کے بال بہت پتلے اور ہلکے ہو گئے تھے۔ چونکہ یہ عاجز ولایت سے ادویہ وغیرہ کے نمونے منگوایا کرتا تھا تو غالباً اس واسطے مجھے ایک دفعہ فرمایا، مفتی صاحب سر کے بالوں کے اگانے اور بڑھانے

کے واسطے کوئی دوائی منگوا تیں۔" (صہ ۱۶۳)

آخری وقت کا مرزا جی کر اتنی جلدی یقین نہ تھا کیونکہ ابھی انہیں تیسری شادی والی پیشگوئی کا تخیل رہتا۔ افسوس سہارہ دولہا بننے کا ارمان دل میں ہی رہ گیا

؎ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

مرشد کے ساتھ مرید کا تعلق جیسے مرد کیساتھ عورت کا

"فرمایا کرتے تھے، مرشد کے ساتھ مرید کا تعلق ایسا ہونا چاہیے جیسا کہ مرد کے ساتھ عورت کا تعلق ہوتا ہے کہ مرید مرشد کے کسی حکم کا انکار نہ کرے اور اس کی دلیل نہ پوچھے۔" (صہ ۱۸۹)

توبہ کی حقیقت

"توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ گناہ سے کلی طور پر بیزار ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے اور سچے طور سے یہ عہد ہو کہ موت تک پھر گناہ نہ کروں گا۔ ایسی توبہ پر خدا کا وعدہ ہے کہ میں بخش دوں گا۔ اگرچہ یہ توبہ دوسرے دن ہی ٹوٹ جائے۔" (صہ ۱۸۱)

زن مرید "نبی"

"میں (مفتی صادق) کسی وجہ سے اپنی بیوی پر کچھ خفا ہوا، جس پر میری بیوی نے مولوی عبدالکریم صاحب کی بڑی بیوی کے پاس جا کر میری ناراضگی کا ذکر کیا، اور مولوی صاحب کی بیوی نے مولوی صاحب سے ذکر کر دیا۔ اس کے بعد میں جب مولوی عبدالکریم صاحب سے ملا تو انہوں نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مفتی صاحب آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہاں ملکہ کا راج ہے .... مولوی صاحب کا اس طرف اشارہ تھا کہ حضرت (مرزا قادیانی) اپنے خانگی معاملات میں حضرت ام المومنین (مرزا کی دوسری بیوی) کی بات بہت مانتے ہیں اور گویا گھر میں حضرت ام المومنین (بیوی) کی حکومت ہے۔" (صہ ۳۳۰)

قادیانیوں کی دیگر کتب میں بھی ان "پیغمبر" کی انتہاء سے بڑھی ہوئی زن مریدی کا ذکر آتا ہے۔

خود میاں فصیحت

مرزا جی نے فرمایا

"جائز ہے کہ انسان دوسری شادی کرے لیکن اس صورت میں پہلی بیوی کے حقوق کو ہرگز تلف نہ کرے۔ بلکہ چاہیے کہ پہلی بیوی کی دلداری پہلے سے زیادہ کرے۔" (صہ ۲۰۶)

لیکن مرزا جی کا اپنا عمل اس کے برعکس تھا۔ اپنی پہلی بیوی (والدہ مرزا سلطان احمد و فضل احمد) کی کبھی خبر تک نہ لی نہ کبھی کوئی تعلق رکھا۔ بس دوسری نو عمر بیوی کے لیے وقف ہو گئے۔ پہلی بیوی سے بدسلوکی کا یہی نتیجہ تھا کہ جب مرزا جی نے محمدی بیگم سے نکاح کرنے کی ٹھانی تو سارے خاندان نے مرزا کی زبردست مخالفت کی اور ہر طرح کی کوشش و ساز و پیچ کے باوجود یہ پیشگوئی پوری نہ کی جا سکی۔

اپنا ہر کام منجانب اللہ ہونیکا دعویٰ

(مرزا صاحب) "فرمایا کرتے تھے۔ بارہا تجربہ کیا گیا ہے کہ جب کسی بات کی تحریک میرے دل میں ہوتی ہے تو وہ منجانب اللہ ہوتی ہے اور اس کام کے کرنے میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہوتی ہے اور میرا دل اللہ تعالیٰ نے ایسا بنایا کہ ناجائز کام میں مجھے قبض ہو جاتی ہے اور اس کام کے کرنے سے دل متنفر ہوتا ہے۔" (صہ ۱۹۱)

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مرزا صاحب کی ہر حرکت اور کام منجانب اللہ اور رضامندی الٰہی سے ہوتے ہیں۔ تو جب مرزا صاحب نے اپنی پہلی کتاب "براہین احمدیہ" میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر زندہ قرار دیا نیز اشتہار مورخہ ۲۰ شعبان ۱۳۱۴ھ میں لکھا کہ ہم بھی نبوت کے دعویٰ پر لعنت بھیجتے ہیں، تو مرزا صاحب نے یہ کام بھی منجانب اللہ اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے کیا۔ تو پھر بعد میں کس طرح حیات عیسیٰ کا انکار اور دعویٰ نبوت کر دیا۔ ثابت ہوا کہ یا تو پہلے اللہ کی رضامندی حاصل نہ تھی اور نہ یہ کام منجانب اللہ تھا۔ یا پھر بعد میں وفات مسیح اور دعویٰ نبوت کا اعلان اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف تھا اور منجانب اللہ نہ تھا۔ اس کے علاوہ بھی مرزا جی کے اقوال و دعاوی میں بہت تضادات پائے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر ایک بات منجانب اللہ تھی تو اس کے متضاد بات اللہ تعالیٰ کی مرضی کے برخلاف ہوتی یا پھر مرزا صاحب کے دو خدا تھے ایک کہتا تھا کہ عیسیٰ زندہ ہے دوسرا کہتا تھا عیسیٰ فوت ہو گیا۔ اسی طرح ان کی دیگر متضاد باتیں بھی سمجھ لیجئے۔

رسول کریم کی تصویر

(مرزا صاحب نے) "فرمایا کاش کوئی مصور اس زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کھینچ لیتا، اگرچہ وہ گنہ گار رہتا، مگر ہم تو دیکھ لیتے"

دیگراں را نصیحت

"سردار سندر سنگھ صاحب جب قادیان میں آکر مسلمان (قادیانی) ہو گئے اور ان کا اسلامی نام فضل حق رکھا گیا تو ان دنوں یہی عادت کے مطابق انہیں کسی نے ایک دفعہ سندر سنگھ کے نام سے بلایا۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا یہ جائز نہیں ہے، یہ گناہ ہے کہ انہیں سندر سنگھ کرکے پکارا جائے اب انہیں فضل حق کے نام سے ہی بلانا چاہیے لیکن شیخ عبداللہ صاحب نو مسلم جن کا پہلا نام دیوا چند تھا۔ جب کبھی حضرت صاحب (مرزا قادیانی) انہیں خط لکھا کرتے تھے۔ تو شناخت کے واسطے عبداللہ دیوا چند دونوں نام لفافے پر لکھ دیتے تھے۔" (صہ ۲۳۱)

معراج

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج بھی ایک لطیف روحانی جسم کے ساتھ عین حالت بیداری میں ہوا تھا۔" (صہ ۲۴۹)

تیرا تخت سب سے اونچا

مرزا صاحب کا الہام کتاب کے صہ ۲۳۴ پر یوں درج ہے۔ "آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا" ـــــــ "سب" میں آنحضرتؐ بھی آ گئے۔ اس سے نعوذ باللہ یہ مطلب بھی نکلتا ہے کہ مرزا

قادیانی کا کفن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اونچا ہو گیا۔

دعویٰ نبوت سے پہلے اور بعد کی تصویر

زیر تبصرہ کتاب "ذکر حبیب" میں مرزا صاحب کی دو تصویریں دی گئی ہیں ایک تصویر صفحہ پر دی گئی ہے یہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کی ہے۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے مرزا صاحب مناظر اسلام کے طور پر شروع ہو کر مجدد تک تو دعویٰ کرتے تھے مگر نبی ہونے سے انکار کرتے تھے علاوہ ازیں شروع میں انہوں نے عیسائیت اور ہندو مت کے خلاف اور اسلام کے دفاع میں کتب لکھیں چنانچہ اس پہلے زمانے کی تصویر میں مرزا صاحب کے خدوخال ٹھیک ٹھاک اور چہرہ پر تروتازگی اور اطمینان و سکون جھلکتا ہے ازاں بعد صفحہ ۲۸ پر مرزا صاحب کے آخری ایام کی فوٹو دی گئی ہے جب کہ نبوت کا دعویٰ کر چکے تھے۔ اس تصویر میں چہرے پر پژمردگی نحوست کی سیاہی اور پھٹکار برستی نظر آتی ہے۔ مرزا قادیانی اور ان کے بعد قادیانی حضرات ان تصاویر کو اس لیے شائع کرتے ہیں کہ قیافہ شناس لوگ اس طرح حق شناخت کر لیں گے۔ چنانچہ قیافہ شناس حضرات اگر ان تصاویر کو سامنے رکھیں تو بین اور واضح فرق محسوس کریں گے۔

الہام سے دھوکہ نہ کھاؤ

مرزا صاحب نے فرمایا "عام طور پر رؤیا اور کشف اور الہام ابتدائی حالت میں ہر ایک کو ہوتے ہیں مگر اس سے انسان کو یہ دھوکہ نہ کھانا چاہیے کہ وہ منزل مقصود کو پہنچ گیا ہے۔" (صفحہ ۲۵)

کاش مرزا صاحب خود بھی اس نصیحت پر عمل کرتے۔

نمونہ الہام

"جن دنوں لڑکی پیدا ہوئی تھی اور لوگوں نے غلط فہمی پیدا کرنے کے لیے شور مچایا کہ پیشگوئی غلط نکلی ان دنوں میں یہ الہام ہوا تھا۔

دشمن کا وار بھی خوب نکلا
تیسرا بھی وہ وار پار نکلا

SSSI

متن پریس کانفرنس کنیڈا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک وفد گذشتہ سال کنیڈا کے دورے پر گیا۔ متعدد پریس کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ ان میں سے ایک پریس کانفرنس کا متن ذیل میں دیا جا رہا ہے۔ جو وہاں کے قومی اخبارات میں شائع ہوا۔ (ادارہ)

In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful

August 29, 1986

PRESS RELEASE

It has been brought to our notice that in Edmonton a group of Qadianis calling themselves Ahmedis and projecting themselves as Muslims are involved in spreading misconception about the great religion of Islam and false news about the situation in Pakistan through the local press. Correct situation is:

1. That during the end of the last century a person by the name of Ghulam Ahmed Mirza of Qadian, Punjab, located in India, make several unusual gradual claims to be as religious reformer, the promised Messiah (second coming of Jesus) and finally promoted himself to be the Prophet of Allah.

2. With his wild claims he deviated from the fundamental of Islamic belief, well-versed in the Holy Qur'an and supported by several authentic hadiths (traditions of the Prophet) the Muhammad (p.b.u.h.) is the last and final Prophet of Allah and the revelation is terminated on him. Hence Mr. Mirza was considered to be by all the Muslims (Sunnis and Shi'is) as a pretender and imposto and his followers and non-Muslims.

3. Due to the over-whelming Muslim reaction towards his claim he tried to divert the attention of the masses by challenging unpopular Christian Missionaries operating in India. In the course of his challenges he again deviated from Islamic tenets and started using abusive language against the personality of Jesus (p.b.u.h.) and his family. Such nasty abuses are well-documented in the books written by him and published by his organization. Such abusive quotes are frequantly mentioned in his Urdu works Anjam-e-Athem and Kishti-e-Nooh. The Muslims were outrageous for such an abusive language used against beloved prophet Jesus (p.b.u.h.) whom they consider one of the mightiest messenger of Allah. They adore and respect him from the core of their heart and whose mother Mary (p.b.u.h.) has been mentioned in the Qur'an as the most exalted and pious lady. A chapter of Mary has been assigned in the Qur'an after her name.

4. After the independence and division of India in 1947 Ghulam Ahmed Mirza's family and some of his followers migrated from India to Pakistan as refugees. Islamic Pakistan whole-heartedly welcomed all those refugees wanted to make Pakistan their home. People and Government of Pakistan not only welcomed such refugees but also compensated them with the allotment of properties and lands they left behind in India. Qadianis were also compensated generously and a a big chunk of land was alloted to them in Rubwah, where they housed their headquarters.

5. Along with other notable minorities like Christians, Parsis and Hindus, Qadianis enjoyed the abundant opportunities to join Civil and Military services, and flourish in business. Despite all that generosity showed by the People & Govt. of Pakistan, Qadianis continued antagonizing Muslims by propagating false ideas about Islam.

6. Under the popular demand of the Muslims, in 1974, when Mr. Zulfiquar Ali Bhutto was the Prime Minister of Pakistan, National Assembly unanimously adopted a well-known amendment of Article 106 of the Constitution declaring all the Qadianis as non-Muslims. The copy of the amendmend is enclosed.

7. Subsequently, the World Muslim League (a representative body of all Muslim countries) adopted similar kind of resolution 1975 and declared Qadianis out of the fold of Islam.

8. After the restoration of the constitution, present Government has implemented the said amendment of the constitution and made certain laws where Qadianis in Pakistan cannot call themselves Muslims. Implementation of such amendment does not deprive them of their rights of being citizens of Pakistan as a minority community.

9. If the followers of Mr. Mirza feel that the teachings of Mr. Mirza are superior and of divine nature and can provide better solution to the suffering humanity, they shoud proudly take the name of Mr. Mirza for their religion. Why should they continue calling themselves as Muslims? Why less than a million people has to impose their will over one billion Muslims? This attitude reveals the hollowness of Ghulam Ahmed Mirza's religion.

10. The propaganda campaign against Pakistan by the Qadianis is baseless and fabricated for receiving sympathetic attention of the Canadian people for obtaining refugee status in this country. That is why news media has been used so frequently, repeating the same allegation again and again.

11. West Germany has sent a fact-finding delegation to Pakistan where Qadianis were trying to migrate in numbers under the cover of similar propaganda. On the contrary, this delegation found the Qadianis well-placed in the Government services and a flourishing community. Consequently, their entry in West Germany has been stopped under refugee status.

12. Through the media of press we request to the Government of Canada to send a fact-finding delegation to Pakistan as to find out what unusual is happening to the Qadiani community in Pakistan where they have to make that great hue and cry.

Visiting delegation of Muslim scholars from Pakistan

1. Muhammad Zia-ul-Kasmi
2. Abdul Rahman Yakoob Bawa
3. Maulana Allah Wasaya

بقیہ: نونہالان ختم نبوت سے

حضرت عمرؓ کا ایک واقعہ

شیریں گل غزل، مانسہرہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک مرتبہ بحرین سے مشک آیا آپؓ نے ارشاد فرمایا کوئی اس کو تول دے اور مسلمانوں میں تقسیم کر دے آپؓ کی اہلیہ حضرت عاتکہؓ نے عرض کیا کہ میں تول دوں آپ نے سکوت فرمایا، تھوڑی دیر بعد پھر یہی ارشاد فرمایا کہ کوئی اس کو تول دیتا تاکہ میں تقسیم کر دیتا۔ آپؓ کی اہلیہ نے پھر یہی عرض کیا آپؓ نے سکوت فرمایا۔ تیسری دفعہ میں ارشاد فرمایا کہ مجھے پسند نہیں کہ تو اس کو اپنے ہاتھ سے ترازو کے پلڑے میں رکھے اور پھر ان ہاتھوں کو اپنے بدن پر پھیرلے اور اتنی مقدار کی زیادتی مجھے حاصل ہو۔

یہ کمال احتیاط تھی اور اپنے آپ کو تہمت سے بچانا ورنہ جو بھی تولے گا اس کے ہاتھوں کو لگے گا ہی اس لیے اس کے جواز میں کوئی تردد نہ تھا۔ لیکن پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے لیے گوارہ نہ فرمایا۔

اقوال زرّیں

عبد اللطیف گھلو، احمد پور شرقیہ

"علم بغیر عمل کے ایسا ہے جیسے جسم کے بغیر روح کے، جب تک برہم وجود عمل سے متفق نہ ہوگا، مخلصانہ کیفیت پیدا نہ ہوگی۔" (حضرت امام ابوحنیفہؒ)

علما کا کام غور و فکر کر کے کسی چیز کو قبول کرنا ہے اور جہلا کا کام ہے سنی سنائی بات کا روایت کر دینا۔

(حضرت امام مالکؒ)

سب کو خوش رکھنا بہت مشکل ہے۔ اس لیے بس خدا سے اپنا معاملہ صاف رکھو، اور کسی کی بے جا خوشی و ناخوشی کی پرواہ نہ کرے (حضرت امام شافعیؒ)

انسان کی حقیقی خوشی صرف جسم کی قوت پر منحصر نہیں، نفس پر قابو اور حلال روزی پر ہے۔

(حضرت امام احمد بن حنبلؒ)

ایک شخص کے حالات اچھے نہیں لیکن وہ ہر آن اپنے آپ کو خدا کا محتاج سمجھتا ہے وہ اس شخص سے بہتر ہے جس کے حالات اچھے ہیں لیکن اس میں خود بینی کا مرض ہے۔

(حضرت ذوالنون مصریؒ)

بقیہ: اسٹیل ٹاؤن سے

وخاتم النبیین ہیں اب صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی قسم کا کوئی نبی ظلی، بروزی، تشریعی، غیر تشریعی نہیں آ سکتا جو آپؐ کے بعد ایسا دعویٰ کرے جیسا کہ مرزا غلام قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا ہے میں اس کو اور ہر ایسے شخص کو کافر مرتد اور واجب القتل سمجھتا ہوں اور مرزا قادیانی پر لعنت بھیجتا ہوں اور اسی طرح اس کے ماننے والوں کو خواہ قادیانی ہوں یا لاہوری ان سب کو کافر مرتد سمجھتا ہوں۔

اس اعلان سے حاضرین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور لوگوں نے قبل نماز جناب شاہ صاحب و نعیم صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور مبارک باد دی اور مجلس کی طرف سے جناب شاہ صاحب نے حضرت تھانویؒ کا مترجم قرآن پاک اور سات کتابوں کا سیٹ جناب نعیم صاحب کو تحفۃً پیش کیا جس پر حاضرین نے ختم نبوت زندہ باد۔ قادیانیت مردہ باد کے نعرے لگائے اور نعروں سے اسٹیل ٹاؤن کی مصطفےٰ جامع مسجد گونج اٹھی اس کے بعد شاہ صاحب نے نو مسلم نعیم نصر اللہ اور ان کی بیوی کے لئے دعائے استقامت کرائی نعیم نصر اللہ صاحب کے ساتھ ان کی زوجہ محترمہ بھی مسلمان ہوئی ہیں۔

بزمِ ختم نبوت

قادیانیت ایک سرطان

سید ہدایت اللہ شاہ ، نائیجیریا ، افریقہ

آپ جس احسن طریقہ سے ختم نبوت کی خدمت کر رہے ہیں ، اور خطرناک فرقہ قادیانیوں کا رد کر رہے ہیں بالسان و بالقلم ، وہ قابل قدر ہے ۔ آپ لوگوں کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے کیونکہ یہ خطرناک فتنہ مسلمانوں کے اندر سرطان کی طرح ہے اس کا علاج کرنا ہر مسلمان پر فرض عین ہے انشاء اللہ اگر مسلمانوں نے مل کر کوشش کی تو اس سرطان کا نام و نشان مٹ جائے گا ۔

آپریشن کرنے والا رسالہ

امتیاز علی بوچ ، سکھر

دنیا میں کوئی ایسا ڈاکٹر نہیں ہے جو قادیانیت کے ناسور کا آپریشن کرے لیکن یہ شرف صرف ہفت روزہ ختم نبوت ہی کو حاصل ہے کہ وہ قادیانیت کے ناسور کا کتنی صفائی سے آپریشن کر رہا ہے آخر میں اللہ پاک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہفت روزہ ختم نبوت کو تاروں میں چاند کی طرح پھولوں میں نرگس کی طرح رکھے ۔ (آمین)

بہت اچھا رسالہ ہے

عبد الرحیم ، چمن بلوچستان

جناب میں ختم نبوت رسالے کا بہت شیدائی ہوں اور رسالے کا منتظر رہتا ہوں ۔ اس رسالے میں بہت اچھی باتیں ہوتی ہیں ۔ میں ہر رسالہ بڑے غور سے پڑھتا ہوں یہ بہت اچھا رسالہ ہے اللہ پاک سے دعا ہے کہ رسالہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائیں ۔ آمین

رد قادیانیت پر کیسٹ کا سلسلہ شروع کریں

احمد ڈیسائی ، اسپرنگز ، جنوبی افریقہ

پندرہ دن میں دو رسالے اکٹھے مل جاتے ہیں پڑھ کر طبیعت بہت خوش ہوتی ہے یہ رسالہ تو ایسا ہے کہ لوگ اس کو تحفہ کے طور پر اپنے عزیزوں اور دوستوں کے نام جاری کرائیں یہ واحد انٹرنیشنل رسالہ ہے جو ہمیں قادیانیت کی تردید میں اتنی معلومات فراہم کر رہا ہے ۔ رد قادیانیت کے سلسلے میں اگر آپ حضرات سیریل نمبر کیسٹ (اردو عربی ، انگریزی) شروع کریں تو بہت مناسب ہوگا ۔

رسالہ باقاعدگی سے پڑھتا ہوں

کمال صدیقی ، گلشن اقبال کراچی

میں آپ کا ہفت روزہ بڑی باقاعدگی سے پڑھتا ہوں آپ اسلام کی صفوں میں گھس کر مسلمان بن کر دھوکا دینے والوں کو جس طرح بے نقاب کر رہے ہیں اس کے لئے آپ کی تعریف کرنے سے بہتر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں آپ سب کو اس کا اجر جزیل عطا فرمائے ۔

ٹیزان کی دوسری مصنوعات کا بھی بائیکاٹ کریں

نعیم احمد ضیاء

میں ہفت روزہ ختم نبوت کا مستقل خریدار ہوں ۔ اور تاحیات رہوں گا ۔ جناب والا جس طرح آپ نے شیزان کے خلاف مہم چلا کر مرزائیوں کو زبردست شکست دی ۔ ہے اسی طرح شیزان کی دوسری مصنوعات کا بھی بائیکاٹ کریں تاکہ عوام بھی ان کا بائیکاٹ کریں ۔

ختم نبوت سنٹر کے قیام پر مبارک باد

حافظ عبد المتین ، نشکر گڑھ

رسالہ ختم نبوت سے ایمان میں تازگی آتی ہے ۔ استاذ مکرم قاری محمد رمضان صاحب مدظلہ کے مدرسہ درسگاہ ریاض الاسلام میں زیر تعلیم ہوں ، جمعۃ المبارک تعطیل پر جمعرات کو جب گھر آتا ہوں اور سب سے پہلے ختم نبوت کا مطالعہ میرا محبوب مشغلہ ہے ۔ اس شمارہ میں جس میں لندن میں ختم نبوت سنٹر کی تصویری جھلکیاں ہیں دیکھ کر از حد خوشی ہوئی ۔ جس انگریز نے برصغیر کے اندر بھی اسرائیل (قادیانی) کو جنم دیا اور غلام قادیانی نے انگریز کا خود کاشتہ پودا کہا ہے آج اسی دشمن انگریز کے گھر میں اس پودے کو دفن کرنے کے لیے اللہ پاک کی توفیق سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کو ختم نبوت سنٹر قائم کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے ۔ قادیانی اپنی ماں کی گود میں جا رہے ہیں ۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

ختم نبوت کے تمام رہنما اور اراکین مبارک باد کے مستحق ہیں ۔ میری طرف سے مبارک باد قبول فرمائیں

پہلی مرتبہ رسالہ نظر نواز ہوا

ثمینہ ممتاز تحریمی ، مانسہرہ

یہ میری کوتاہ ہمتی کہہ لیں یا قسمت کی ستم ظریفی کہ

باقی ص ۲۹ پر

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

قرآنی معلومات

محمد کفیل خان، لاہور

قرآن حکیم دنیا میں سب سے زیادہ اور بار بار پڑھی جانے والی کتاب ہے۔

قرآن کریم وہ واحد کتاب ہے جس کے کروڑہا حفاظ اپنے سینے میں محفوظ کیے ہوتے ہیں۔

○ قرآن کریم میں کل ایک لاکھ پانچ ہزار چھ سو چھیاسی نقوط ہیں۔

○ قرآن کریم میں کل چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات ہیں۔

○ قرآن کریم میں کل ۵۴۰ رکوع ہیں۔

○ قرآن کریم میں کل ۱۴ آیاتِ سجدہ ہیں۔

○ قرآن کریم میں کل ۳۰ پارے ہیں۔

○ قرآن کریم کی کل مدتِ نزول تقریباً ۲۳ برس ہے۔

○ قرآن کریم سے لفظی معنی تلاوت کیا گیا ہے۔

○ قرآن کریم میں سب سے زیادہ ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہے۔

○ قرآن حکیم میں ۲۶ انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ ہے

○ قرآن کریم میں چھ نبیوں کے نام پر سورتیں ہیں

○ قرآن کریم میں ۲ سورتیں جانوروں کے نام پر ہیں، البقرہ، الفیل۔

○ قرآن کریم میں ۷۰۰ جگہ نماز کی تاکید کی گئی ہے

○ سورۃ یٰسین کو قلبُ القرآن اور سورۃ رحمٰن کو عروس القرآن کہتے ہیں۔

○ قرآن کریم کے پہلے حافظ داماد رسول امام مظلوم شہنشاہ سخاوت و حیاء، خلیفۂ ثالث امیر المومنین جامع القرآن، ناشر القرآن سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ۲۲ صحابہؓ قرآن کے مکمل حافظ تھے۔

○ حضرت سیدہ طاہرہ مریم علیہا السلام وہ واحد خاتون ہیں جن کو نام کے ساتھ قرآن کریم میں یاد کیا گیا ہے۔

○ قرآن کی پہلی وحی اقرأ باسم الخ غارِ حرا اور آخری وحی الیوم اکملت الخ حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوئی۔

○ قرآن کریم وہ واحد کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خود خدا نے اُٹھایا ہے۔

شاہراہ مقصود

مرسلہ: نور الحسن ٹنڈو غلام علی

مسلمانوں کے لئے تمام عالم میں صرف ایک ہی ہاتھ ہے جو راہنما ہو سکتا ہے اور ایک چشم نگران ہے جو لغزشوں سے بچا سکتی ہے وہی ہے جو کبھی کوہ سینا پہ تجلی حق بن کر چمکی اور کبھی فاران پہ ابر رحمت بن کر نور رہبری کبھی غار ثور میں لاتحزن ان اللہ معنا کی صدا میں تھی کبھی بدر کے کنارے پہ ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم کے پیغام میں تھی کبھی اُحد کے دامن میں کان حقا علینا نصر المومنین کی تھی اور یہی ایک لئے ہوئے کاروان ایک برباد شدہ قافلے اور ایک برہم شدہ انجمن کے لئے آخری سہارا اور زندگی کی آخری روشنی ہے دنیا میں جب کبھی کسی بنی آدم نے اصلاح حیات کی کوئی منزل طے کی ہے تو صرف اسی ہاتھ کی راہنمائی سے اور جو اس کی راہنمائی میں آ گیا پھر اس کے لئے گمراہی نہیں۔

(فرمودہ مولانا آزادؒ)

ناحق خون کرنا عذابِ قبر کا سبب ہے

ثریا انجم، ہائی اسکول مانسہرہ

بن خالد نے دمشق کے بعض مشائخؒ سے روایت بیان کی ہے۔ مشائخؒ کہتے ہیں کہ ہم حج کو گئے ہمارا ایک ساتھی راستے میں انتقال کر گیا۔ ہم نے وہاں کی آبادی میں سے ایک کدال عاریتاً لے کر اس کی قبر کھودی اور مردہ کو اس میں دفن کر دیا۔ دفن کرنے کے بعد خیال آیا کہ کدال قبر میں ہی بھول گئے ہم نے قبر کو پھر کھودا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس مردہ کی گردن اور دونوں ہاتھوں کو اس کدال میں باندھ دیا گیا ہے ہم نے یہ دہشتناک منظر دیکھ کر قبر کو مٹی سے پاٹ دیا اور کدال کو نکال نہ سکے۔ کدال کے مالک کو اس کی قیمت دے کر راضی کیا۔ جب ہم سفر سے لوٹ کر آئے تو اس مردہ کی بیوی سے اس کا حال پوچھا، اُس نے بتایا کہ میرا خاوند ایک شخص کے ہمراہ جا رہا تھا اس شخص کے پاس مال تھا میرے خاوند نے اس کو قتل کر کے اس کا مال لوٹ لیا تھا۔ اور اسی مال سے حج کو جا رہا تھا۔

باقی صفحہ ۲۳ پر

کوئٹہ کی عدالت نے قادیانیوں کیخلاف فیصلہ دیدیا

کوئٹہ، ایڈیشنل سیشن جج جناب جمیل خان شیروانی نے کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر پانچ قادیانیوں ظہیرالدین، رفیع احمد، عبدالماجد، عبدالرحمان اور چوہدری محمد حیات کو مختلف مدت کی قید اور جرمانے کی سزا کے خلاف اپیل مسترد کر کے زیرضمانت مجرموں کی گرفتاری اور سزا پر عملدرآمد کا حکم دے دیا۔ ان قادیانیوں کو گذشتہ سال سٹی مجسٹریٹ رحیم شاہ عبداللہ زئی کی عدالت نے دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان کے تحت کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر مختلف المیعاد قید اور جرمانہ کی سزائیں دی تھیں جس پر ملزم ظہیرالدین، رفیع احمد، عبدالماجد، عبدالرحمٰن اور چوہدری محمد حیات نے ایڈیشنل سیشن جج I جناب جمیل خان شیروانی کی عدالت میں سٹی مجسٹریٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کردی عدالت نے گیارہ ماہ تک اپیل کی سماعت کی مسلمانوں اور قادیانیوں کے وکلاء نے عدالت میں دلائل دیئے عدالت نے منگل کی صبح مقدمہ کا فیصلہ سنایا اس موقع پر عدالت کے باہر مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں علماء کرام اور عوام کا بہت بڑا ہجوم تھا عدالت نے کمرہ عدالت سے تمام افراد کو باہر نکال دیا اور دس صفحات پر مشتمل تفصیلی فیصلہ سنایا عدالت نے کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر پانچ قادیانیوں ظہیرالدین ولد عطاءالرحمٰن رفیع احمد ولد ظفر احمد، عبدالماجد ولد عبدالسلام، عبدالرحمان ولد عبداللہ اور چوہدری محمد حیات ولد چوہدری اللہ بخش کی مختلف المیعاد قید اور جرمانوں کی سزاؤں کے خلاف اپیلیں مسترد کر کے زیرضمانت مجرموں کی گرفتاری اور سزاؤں پر عملدرآمد کا حکم دیدیا فاضل جج نے اپنے فیصلے میں کہا کہ مقننہ قادیانیوں کو غیرمسلم قرار دے چکی ہے اور ملزموں کی طرف سے کلمہ طیبہ کے بیج لگانا اس امر کے مترادف ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا چاہتے تھے اس طرح انہوں نے ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے جو ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان کے تحت مستوجب سزا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کچھ اور کہلاتے ہیں) کا کوئی شخص جو بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کہے یا بتائے یا دوسروں کو یہ عقیدہ قبول کرنے کی اپنے الفاظ یا تحریر سے دعوت دے یا کسی بھی طرح مسلمانوں کے دینی احساسات کو مجروح کرے اسے تین سال قید کی سزا دی جائے گی اور جرمانہ بھی کیا جاسکے گا عدالت نے مذکورہ ملزموں کی اپیل مسترد کردی اور سٹی مجسٹریٹ رحیم شاہ عبداللہ زئی کی طرف سے ملزم ظہیرالدین، رفیع احمد، عبدالماجد اور عبدالرحمان کو زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان ایک ایک سال قید بامشقت اور ایک ایک ہزار روپے جرمانہ عدم ادائیگی جرمانہ مزید ایک ایک ماہ قید بھگتنے کی سزا اور ملزم محمد حیات کو تابرخاست عدالت قید اور تین ہزار روپے جرمانہ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں تین ماہ قید سخت کی سزا سنائی تھی ایڈیشنل سیشن جج نے اپیلیں مسترد کر کے ان سزاؤں کو برقرار رکھا اور ملزموں کو جیل بھیج دیا۔ قادیانیوں کی طرف سے احسان الحق خان، عمران الحق خالد ملک اور زاہد ملک نے پیروی کی جب کہ سرکار کی طرف سے ڈسٹرکٹ اٹارنی جاوید غزنوی اور مسلمانوں کی طرف سے چوہدری اعجاز یوسف، حاجی خورشید اقبال، ملک سکندر خان، علیمی جمیل، چوہدری اصغر علی، پیرزادہ نجیب سرور جاوید، محمد سرور زاہد، مقیم انصاری، مرزا حسین، راجہ رب نواز، محسن راہی، شوکت رضوی اور متعدد وکلاء نے پیروی کی

اسٹیل مل کے قادیانی سپروائزر کا محاسبہ کیا جائے

کراچی (پ ر) مولانا محمد عمر فاروقی سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ لانڈھی نے اسٹیل مل کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ ہاٹ اسٹریپ مل رول گرینڈر شاپ کا قادیانی سپروائزر محمد ساجد قمر ولد محمد صادق پرسنل نمبر ۲۱۴۹۰ کی سرگرمیوں کا نوٹس لیتے ہوئے کہا کہ اسے اس کے عہدہ سے برطرف کیا جائے کیونکہ مذکورہ قادیانی سپروائزر نہ صرف یہ کہ مسلمان کارکنوں کو پریشان کرتا ہے بلکہ قادیانیت کی تبلیغ بھی کرتا ہے۔ جس سے مسلمان کارکنوں میں شدید اشتعال پھیل گیا ہے اس لیے انتظامیہ اسٹیل مل کو چاہیے کہ فوری طور پر قادیانی محمد ساجد کو نکال باہر کرکے مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرے۔

گوجرانوالہ کے مرزائیوں کو لگام دی جائے

رپورٹ: محمد جمیل اجمل

گوجرانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) فیصل آباد فیصل

گوجرانوالہ میں باغبان ختم نبوت مرزائیوں کے کئی گھر ہیں۔ یہ قادیانی ہروقت مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتے ہیں کچھ مرزائی اسکول ٹیچر مسلمان بچوں کو گھر لے جاکر پڑھانے کے بہانے ارتداد (مرزائیت) کی تبلیغ کرتے ہیں۔ قادیانیوں کی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ لگا ہوا ہے۔ حکومت ان تمام مرزائی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے خاموش ہے۔ محلہ چوڑھ منڈی میں چند مرزائیوں نے سابق میجر محمد نواز کے گھر کے سامنے اپنی عبادت گاہ بنالی ہے اور کچھ مکانات عارضی طور پر بنا کر ان پر ناجائز قبضہ کرلیا ہے۔ اہالیان گوجرانوالہ قادیانیوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے تشویش میں مبتلا ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ کلمہ طیبہ کو تحفظ دے۔ ان کی باطل سرگرمیوں پر قدغن لگائے۔ اور مسلمانوں کی زمین کا تحفظ کرے۔

ڈی سی لیہ قادیانیوں کا سختی سے نوٹس لے

کروڑ لعل عیسن (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کروڑ لعل عیسن کے راہنما چوہدری عبدالرحمٰن لاہوری، قاری عبدالغفور، قاری نمازی خان، محمد افضل علوی، شیخ محبوب الٰہی اور محمد اسماعیل خان نے ڈی سی لیہ جناب سرفراز الحق سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی آرڈیننس کی کھلی خلاف ورزی کر رہے ہیں ان کی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ تمام مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ کلمہ کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

مسلمان غیرت ایمانی کا ثبوت دیں

حاصل پور (پ ر) جناب محمد اسلم صاحب چوہان نے اپنے ایک بیان قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور اسلامی شعائر کے استعمال کی مذمت کی ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو کلمہ طیبہ کا بیج استعمال کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک کے ثمرات ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ نیز ان کی مصنوعات، مشروبات کا مکمل بائیکاٹ کرتے ہوئے تمام مسلمان ایمانی غیرت کا ثبوت دیں۔

مبارک چیمہ مرزائی کی شرارت

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) مبارک احمد چیمہ جو کہ مقامی قادیانیوں کا سرغنہ ہے۔ قادیانیوں کی عادت ہے کہ وہ گاہے گاہے ایسی حرکتیں کرتے رہتے ہیں جس سے مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہوں تاکہ ملک میں گڑبڑ پیدا ہو اور بیرون ملک وہ غلط پروپیگنڈہ کر سکیں۔ پچھلے دنوں مبارک چیمہ مرزائی ایک کتابچہ "مذہب کے نام پر خون" تقسیم کرنے کی غرض سے جوہر آباد کی بس پر سوار ہوا۔ شبان ختم نبوت کے چند نوجوانوں نے اُسے دیکھ لیا اور بس روک کر اُسے اتار لیا اور کتابچہ ضائع کر کے اس کی خوب خدمت کی۔ مولانا اکرم طوفانی، جمال دین، عبدالرزاق بلوچ، محمد اسحاق ڈوگر اور تمام اراکین نے اسی دن ایک اہم اجلاس بلا کر مبارک چیمہ مرزائی کی اس حرکت کی شدید مذمت کی ہے۔ اور حکومت پنجاب اور مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ مبارک چیمہ کو گرفتار کر کے ۲۹۸/ c کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ بصورت دیگر اس کی ان حرکتوں کی وجہ کسی وقت بھی شہر کا امن تباہ ہو سکتا ہے۔ جس کی تمام ذمہ داری مرزائیوں پر ہو گی۔

دنیا کے ہر کونے میں قادیانیت کا تعاقب کیا جائے گا

مولانا اللہ وسایا

ولیہ (نمائندہ ختم نبوت) انجمن نوجوانان ختم نبوت ولیہ

ضلع اٹک کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے مقامی علماء کرام کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرحد کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا نور الحق نور اور مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے بھی خطاب فرمایا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا غلام حبیب صاحب خطیب جامع مسجد مرکزی خلیل نے سرانجام دیئے۔

حضرت مولانا نور الحق نور صاحب نے مسئلہ ختم نبوت کی وضاحت قرآن و حدیث کے حوالہ جات سے کی اور قادیانیت کے سیاسی عزائم واضح کیے جب کہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے عالمی سطح پر قادیانیت کے تعاقب اور مجلس کی کامیابیوں کا ذکر کیا۔ اپنی حاضری کے اعتبار سے بھی یہ جلسہ ایک مثالی جلسہ تھا۔

بنن کے مسلمانوں کو خراج تحسین

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ڈویژن کے ناظم نشریات مولانا منظور احمد الحسینی نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مرزائیوں کو اسلام اور مسلمانوں کے حقوق نہ حاصل کرنے دیں ان اسلام مسلمانوں کے نام سے اپنی باطل تبلیغ اور دعوت پھیلانے کی اجازت نہ دیں۔ بنن (جنوبی افریقہ) کے مسلمانوں نے جو کردار ادا کیا ہے ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ وہ ہمارے لیے نمونہ عمل ہے۔ قادیانیوں سے محاذ آرائی ہر ملک کے ہر محلے اور ہر گلی کوچے میں پھیل جانی چاہئے۔

قرآن مجید کی توہین بند کرائی جائے

مکی مسجد شدہ غلام نبی کے خطیب مولانا نور الحسینی نے جمعہ کے موقع پر عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سندھ کے مختلف علاقوں میں منظم سازش کے تحت قرآن مجید کی توہین کے واقعات ایک اسلامی مملکت میں خداوند کریم کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہیں افسوس ہے کہ ان واقعات پر رئیس، وڈیرے، بیوروکریسی اور حکومت سب خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ فی الفور قرآن پاک کی توہین بند کرائی جائے۔

شکر گڑھ کے مرزائی کو دو سال کی سزا

شکر گڑھ (نمائندہ ختم نبوت) سول جج دفعہ ۲۹۸ C نارووال رؤف سلطان کاہلوں نے تحصیل نارووال کے ایک قادیانی نوجوان مسعود احمد بٹ کو دو سال قید اور دو ہزار روپیہ جرمانہ کا سزا سنائی ہے۔ مسعود احمد بٹ نے ایک سال قبل قادیانی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اذان دی تھی جس پر جمعیت شبان اہلحدیث بدوملہی کے صدر اختر اقبال بٹ کی تحریری درخواست پر مقامی پولیس نے اس کے خلاف مقدمہ درج کر کے گرفتار کر لیا تھا۔

قاضی مسعود احمد قادیانی کو برطرف کیا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے راہنما احسان احمد دانش اور غلام سلطان نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ دفتر ایل ڈی اے کورٹ اسٹریٹ لاہور کے قاضی مسعود احمد قادیانی ڈپٹی ٹاؤن پلینر کو ملازمت سے فی الفور برطرف کیا جائے۔ کیونکہ یہ قادیانی اپنے دفتر میں مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے اور کہتا ہے کہ گھر جا کر نماز پڑھو۔ جب کوئی مسلمان دفتر میں نماز ادا کرتا ہے، تو قاضی مسعود قادیانی اس کے خلاف کاروائی کر کے ملازمین کو خوف و ہراس میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ قادیانی دفتر میں لٹریچر تقسیم کرتا ہے اور اپنے مذموم عقائد کی تبلیغ کرتا۔ حکومت نے خود حکم دے رکھا ہے کہ دفاتر میں نماز کا اہتمام کریں۔ اور حکومت نے قادیانیوں کی تبلیغ پر پابندی بھی عائد کی ہوئی ہے۔ اس کے باوجود قاضی مسعود قادیانی مرزا طاہر کے اشارے پر ایل ڈی اے میں شر انگیزیاں پھیلا رہا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قاضی مسعود قادیانی نے کئی ایک قادیانیوں کو بھرتی بھی کیا ہے۔ مجلس لاہور کے راہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان حالات کا سختی سے نوٹس لے اور قاضی مسعود کو برطرف کرے۔ ورنہ حالات کی ذمہ داری حکومت اور انتظامیہ پر ہو گی۔

لکی مروت میں بھی شیزان کا بائیکاٹ شروع ہو گیا

(لکی مروت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ اور دیگر اکابر کے علم پر مذہبی جذبہ کے تحت یہاں لکی مروت شہر میں شیزان مصنوعات کا بائیکاٹ شروع ہو گیا۔ برادرم محمد اسحاق جنرل سیکرٹری اس سلسلہ میں کافی دلچسپی سے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایجنسی والوں سے بات کی ہے۔ ایجنسی والوں نے وعدہ کیا ہے کہ شیزان کمپنی کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ ہو گا عام مسلمانوں میں بھی مرزائیوں کے خلاف سخت نفرت کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ لکی مروت کا فون نمبر ۴۸۰ اور ۴۳۴ ہے جبکہ کوڈ ۰۵۲۸۱ ہے۔

ادارہ پیکو میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

(کوٹ لکھپت) صوبائی دارالحکومت لاہور میں پیکو سب سے بڑا ادارہ ہے جہاں سینکڑوں کی تعداد میں محنت کش مزدور کام کرتے ہیں۔ اس ادارہ میں کئی قادیانی بھی کام کرتے ہیں جن کی شرانگیزیوں اور درپردہ غفلت کی تبلیغ کی سرگرمیاں اور مسلمانوں کے بیچ مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام ناگزیر تھا۔ چنانچہ جناب عبدالرحمن صاحب کی پیہم کوشش سے اس عظیم ادارہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ایک اہم اجلاس میں مجلس کے عہدیداران کا چناؤ کیا گیا۔ ناظم اعلیٰ جناب محمد احمد خان صاحب، صدر: جناب فضل حق صاحب، سیکرٹری جنرل: جناب سید سعید احمد شاہ گیلانی صاحب، نائب صدر: عبدالرحمن لودھی صاحب، جوائنٹ سیکرٹری: جناب عزیز الرحمن صاحب، خزانچی: جناب عبدالمجید طارق صاحب، سیکرٹری نشر و اشاعت: جناب امام علی صاحب۔ مجلس عاملہ: محمد نسیم صاحب، محمد سرور صاحب، محمد اکبر شاہ صاحب، نور محمد صاحب، آس محمد صاحب، عبیداللہ صاحب، دین محمد صاحب، باغ علی صاحب، محمد ارشد صاحب، نعمت علی صاحب، نور محمد صاحب، محمد عتیق صاحب، منظور شاہ صاحب، محمد ابراہیم صاحب، عنایت علی صاحب، مشرف الاسلام صاحب۔ اس اہم اجلاس اور عظیم الشان تقریب سے لاہور کے ماہر رزاق ناظم اعلیٰ محمد احمد خان صاحب، اور دیگر مجاہدین نے خطاب فرمایا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سیکرٹری جنرل سید سعید احمد شاہ گیلانی صاحب نے ادا فرمائے۔ جناب محمد احمد خان صاحب کی دعا سے اجلاس کا اختتام ہوا۔

مرکزی راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب! شاہین ختم نبوت لاہور میں ماہانہ لیکچر دینگے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ جناب احسان احمد دانش کے ایک اعلان کے مطابق شاہین ختم نبوت، فاتح ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ ہر ماہ کی آخری سوموار کو بعد نماز مغرب دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ بالمقابل دربار شاہ محمد غوث لاہور میں باقاعدگی سے درس دیا کریں گے اور اس ماہ ۲۷ جولائی بروز سوموار کو مجلس مذکورہ کے دفتر میں بعد نماز مغرب نزول حیات عیسیٰ علیہ السلام پر درس دیں گے۔ تمام عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرکت کی پرزور درخواست ہے۔

واربرٹن کے مسلمانوں کا مطالبہ

واربرٹن (نامہ نگار) واربرٹن کے مسلمانوں نے قادیانیوں کی شرانگیزیوں کے بارے میں ضلعی اور مقامی انتظامیہ کو بار بار متوجہ کیا ہے مگر ان کے رویہ میں کچھ تبدیلی نہیں آئی جس کی بڑی وجہ مقامی انتظامیہ میں موجود منشی یونس اور دیگر موجود ہیں۔ ایک مرتد مرزائی نے شہادت علی کی دکان پر کلمہ طیبہ کا بورڈ آویزاں کیا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کے دل مجروح ہو رہے ہیں۔ تمام مسلمانوں نے ایک مرتبہ پھر مقامی انتظامیہ کو خبردار کیا ہے کہ وہ آرڈیننس کے مطابق قادیانیوں کو لگام دے۔ بصورت دیگر حالات خراب ہو گئے تو تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہو گی۔

حج پر روانگی

حیدرآباد: حاجی محمد ریاض صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹری ۱۸ جولائی ۸۷ء کو سفر حج پر روانہ ہو گئے تمام احباب سے درخواست ہے کہ حضرت حاجی صاحب کے اس مبارک سفر کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے سفر کو قبول اور منظور فرمائے۔

قادیانی انتظامیہ مجھے قتل کرانے کے درپے ہیں۔

منڈی بہاؤالدین: بندہ اکرام اللہ خان صدر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے عرصہ تین سال سے قادیانی انتظامیہ کے خلاف ایس سی کی عدالت میں دو مقدمات درج کئے ہیں۔ جو کہ زیر سماعت ہیں۔ اب انہیں قادیانیوں نے میرے خلاف چند مسلمان ورکروں کو میرے خلاف لڑائی کے لئے تیار کیا ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔ ۱۔ فتح محمد جنرل سیکرٹری سی بی اے یونین ۲۔ افضال شاہ جائنٹ سیکرٹری سی بی اے یونین ۳۔ شوکت حسین نیازی ہیڈ میں لوکمیر سابق صدر فیڈریشن پنجاب یونین اس لئے میں حکومت پاکستان کے برسر اقتدار طبقہ کو آگاہ کرتا ہوں کہ اگر مجھے قتل کر دیا گیا تو قادیانی اور یہ لوگ میرے قاتل ہونگے

آزاد کشمیر میں طلباء و علماء کا اجلاس

مظفرآباد: مدرسہ اشاعت القرآن مظفرآباد آزاد کشمیر کے طلباء کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے کا عہد کیا گیا۔ تاکہ خلاف اسلام تحریک قادیانیت کا تعاقب کیا جا سکے۔ مدرسہ کے مہتمم قاری عبدالمالک نے دعا کرائی۔

شبان ختم نبوت خوشاب کا اجلاس

خوشاب (نمائندہ ختم نبوت) شبان ختم نبوت خوشاب کا ایک اجلاس قاری سعید اسعد کی زیر صدارت میں منعقد ہوا۔ یونٹ نمبر ایک کا انتخاب عمل میں لایا گیا صدر شیخ نعیم، جنرل سیکرٹری عطاء الرحمن کاشانی، جوائنٹ سیکرٹری محمد اکرم سیٹھ، شیخ نعیم نے صدارتی خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں سے ہماری

ذاتی عداوت نہیں وہ اپنے کفر کو اسلام کے نام پر پھیلا کر مسلمانوں کے حقوق غصب کر رہے ہیں۔ اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ودین میں انتشار پھیلا رہے ہیں اس لئے محض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبولؐ کی خوشنودی کی غرض سے ان کا تعاقب کرتے ہیں۔ اور یہ انشاء اللہ اس فتنہ کے اختتام تک جاری رہے گا جنرل سیکرٹری نے بھی اپنے جہاد آفرین میں غازی علم الدین شہید اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین۔ آج کل خوشاب میں سبز جھنڈوں کا سیلاب ہے جن پر ختم نبوت لکھا گیا ہے عوام کا ذوق قابل دید ہے وہ اس عمل سے ایک دوسرے پر بازی لے جانے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

کچاکھوہ میں شیزان بائیکاٹ مہم

کچاکھوہ (پ ر) مندرجہ ذیل حضرات نے شیزان کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرنے کا عہد کیا ہے ان میں رحمان میڈیکل ہال راجہ بازار کچاکھوہ، عاصف کریانہ سٹور راجہ بازار کچاکھوہ، محمد صدیق کریانہ اسٹور راجہ بازار کچاکھوہ، حاجی محمد امین کریانہ اسٹور کچاکھوہ شامل ہیں۔

خاکی میں شیزان بائیکاٹ

مال واپس۔ بورڈ اتار لیے گئے

بوہڑلاپور (نمائندہ ختم نبوت) لوئر تحصیل کا مرکزی بازار اڈہ خاکی پر شیزان بائیکاٹ مہم نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہے خاکی اڈہ پر مشروبات کے سب سے بڑے تاجر علی فرمان نے اپنی خوبصورت دکان سے شیزان کی مصنوعات کو باہر پھینک دیا بورڈ اتار دیا شیزان کا ایجنٹ حیرت میں ڈوب گیا مال واپس کر دیا۔ علی فرمان نے ضلع مانسہرہ کے تمام دکانداروں کو خصوصاً اور تمام مسلمانوں نے عمومی طور پر اپیل کی ہے کہ وہ مصنوعات شیزان کا بائیکاٹ کریں ان گستاخان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ سے جوتے پڑ جائیں۔

ایرتناول میں مصنوعات شیزان کا بائیکاٹ

ایرتناول (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایرتناول کے امیر مولانا اسرار الحق شاہ ناظم اعلیٰ جناب ولی محمد خان آف روڑیا نے تناول کے غیور و بہادر مسلمانوں سے استدعا کی ہے کہ شیزان گستاخ رسولؐ قادیانی مرتدوں کا ادارہ ہے جس کی آمدنی میں سے قادیانیوں کی تشہیر پر سرمایہ خرچ ہوتا ہے لوگوں کو مرتد بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس لئے تمام مسلمانوں سے عموماً اور تناول کے مسلمانوں تاجروں سے خصوصی درخواست کی ہے کہ وہ شیزان کا مکمل بائیکاٹ کریں

اسٹیل ٹاؤن میں اور خاندان

قادیانیت سے تائب ہوگیا

کراچی (پ ر) جناب نعیم نصر اللہ ولد چوہدری نذیر احمد سپروائزر پاکستان اسٹیل بن قاسم نے اسٹیل ٹاؤن میں مجمع عام کے سامنے علی الاعلان جامع مسجد کے خطیب اعلیٰ و عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن کے سرپرست مولانا محمد صادق شاہ کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے شاہ نے کلمہ طیبہ کلمہ شہادت پڑھاتے ہوئے جناب نعیم نصر اللہ صاحب سے درج ذیل جملے کہلائے نعیم نصر اللہ ولد چوہدری نذیر احمد کلمہ پڑھتے ہوئے حلفیہ اعلان کرتا ہوں کہ آنحضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

باقی ص۳۴ پر

بقیہ : بزم ختم نبوت

آج تک میں "ختم نبوت" سے مستفید نہ ہو سکی۔ یہاں تیرہ کچھ مہربانوں کی وجہ سے رسالہ نظر نواز ہوا۔ یوں سمجھیے کہ مبہوت ہی رہ گئی۔ قادیانیوں کے بارے میں اتنا جامع رسالہ آج تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ ختم نبوت کے ایک پرچے نے میرے اندر اُجالے بھر دیئے۔ میں ان کرم فرماؤں کی بھی تہہ دل سے مشکور ہوں، جنہوں نے مجھ پر احسان کر کے اپنی نیکیوں میں اضافہ کیا۔

بقیہ : جاہلیت کا المیہ

کر دیا تھا۔ ہمارے نزدیک تو یہ تاریخ ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے اور ساری دنیا نے ہمیشہ اسلام کی اس کامیابی پر حیرت و استعجاب کا اظہار کیا ہے، لیکن اب ہم کس منہ سے کہیں کہ اسلام اپنے پیرؤوں میں ایسی وحدت، اور الفت پیدا کرتا ہے کہ وہ زبان اور رنگ کے اختلاف کو بالکل بھول جاتے ہیں اور جسم واحد اور ملت واحدہ بن جاتے ہیں، یہ وہ افسوسناک پہلو ہے جس پر افسوس کرنے کے لیے ہمارے پاس الفاظ نہیں اور جس پر خون کے آنسو رونا بھی کافی نہیں۔

بیماری کے جراثیم

ہم نے مانا کہ جو کچھ ہوا وہ بیماری شاطروں کا ایک کھیل تھا، اور چند فتنہ پرداز، اور ناخدا ترس جماعتوں کی بازی گری جس کا یہ سادہ لوح، اور سادہ دل قوم شکار ہو گئی، لیکن ایک پوری کی پوری قوم اور ملک کا ان سیاسی بازی گروں کے مقاصد کا اس آسانی سے آلہ کار بن جانا، اور اس سیلاب میں تنکے کی طرح بہہ جانا، اور توحید و شرک، اسلام و جاہلیت، تعمیر و تخریب، اور عقل و جذباتیت میں فرق نہ کرنا محض اتفاقی واقعہ، اور قائدین کی ذہانت و صلاحیت، اور عوام کی سادگی اور جہالت کا نتیجہ نہیں کسی ملک اور کسی دور میں کوئی تحریک اس وقت تک کامیاب نہیں ہوتی، جب تک قوم میں اس کے قبول کرنے کی صلاحیت اور آمادگی نہ پائی جاتی ہو، اور اس کی بنیادیں اس کے قلب و دماغ میں پہلے سے موجود نہ ہوں، اگر قوم اس تحریک کے لیے پہلے سے تیار نہیں ہوتی۔ تو یہ آندھی اٹھتی ہے اور نکل جاتی ہے، سیلاب آتا ہے اور گزر جاتا ہے، اعصابی دورہ (ہسٹیریا) بھی ایک عارضی کیفیت ہوتی ہے وہ زیادہ دیر قائم نہیں رہتی لیکن ان حالات و واقعات کا اتنے دن تک قائم رہنا، اور ان کی عمومیت و وسعت بتاتی ہے کہ ملک میں پہلے سے اس بیماری کے جراثیم موجود تھے، اور اس قوم کی اسلامی تعلیم و تربیت میں ضرور کچھ ایسی خامیاں رہ گئیں جن کی وجہ سے یہ روز دیکھنا پڑا۔

(ابھار نے ہے)

بقیہ: زکوٰۃ نہ دینے پر وعید

جو کہ حق تعالیٰ شانہٗ قیامت کے دن اُن اغنیاء سے سخت مطا(لبہ) کریں گے یا سخت عذاب دیں گے اور منتخب کنز العمال میں اس حدیث پر کلام بھی کیا ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نقل کیا کہ اگر اللہ جل شانہٗ کے علم میں یہ بات ہوتی کہ اغنیاء کی زکوٰۃ فقراء کو کافی نہ ہوگی تو زکوٰۃ کے علاوہ اور کوئی چیز ان کے لیے تجویز فرماتے جو ان کو کافی ہو جاتی۔ پس اب جو فقراء بھوکے ہیں وہ اغنیاء کے ظلم کی وجہ سے ہیں (کنز) کہ وہ زکوٰۃ پوری نہیں نکالتے (جاری ہے)

بقیہ: امیر مرکزیہ کا پیغام

ان کے اس اقدام سے علاقے کے مسلمانوں، علماء کرام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو خوشی ہوئی۔ ان کے اعزاز میں جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ فقیر بھی اس محفل میں شریک ہوا۔ ان حضرات کے اسلام میں داخل ہونے کے عمل سے مسلمانوں کو جو خوشی ہوئی وہ قابل مشاہدہ تھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خدام نے ان بھائیوں کو اپنی آنکھوں کا تارا بنا دیا۔ اس سے ایک دفعہ پھر حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ قادیانیوں سے ہمارا اختلاف ذاتی نہیں اگر آج وہ مرزا قادیانی پر چار حرف بھیج کر اسلام میں نئے سرے سے داخل ہو جائیں تو تمام مسلمانوں کو ان کے اس اقدام سے دلی خوشی حاصل ہوگی۔

اسی طرح خیر گڑھ ضلع ڈیرہ غازی خان میں جہاں مسلمانوں کی مسجد میں قادیانی مردہ کو آج سے ایک سال پہلے دفن کیا گیا تھا۔ جس کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خدام نے تمام مسلمانوں کے تعاون سے بھرپور تحریک چلائی۔ خانقاہ عالیہ تونسہ شریف کے ایک مجاہد حافظ خواجہ عبدالمناف نے مسلمانوں کو اکٹھا رکھنے میں مثالی کردار ادا کیا۔ کئی ماہ تحریک چلتی رہی، احتجاج جلسہ، جلوس، ہڑتال، گرفتاریاں، نظربندیاں، ظلم وستم، دھونس دھاندلی، لاٹھی چارج تک معاملہ گیا۔ لیکن بالآخر مسلمانوں کے ایمانی مطالبہ کے سامنے انتظامیہ اور قادیانیوں کو سرنگوں ہونا پڑا اور یوں ایک قادیانی مردہ مسلمانوں کی مسجد سے نکال دیا گیا۔

مگر خداوند کریم کی قدرت دیکھئے کہ پچھلے ہفتہ اسی قادیانی مردہ کے بچوں اور بیٹوں میں سے بعض کو اللہ رب العزت نے اسلام قبول کرنے کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔ سچ ہے کہ یخرج الحي من الميت۔

میرے عزیزو! ان واقعات سے یہ بات آپکے گوش گذار کرنا مقصود ہے کہ ہماری اس تحریک سے مرزائی مسلم تیز تر قائم ہوئی۔ مرزائیت پسپا ہوئی۔ مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ اور ان مرزائیوں کو قدرت نے اسلام قبول کرنے کا اس تحریک سے ایک موقعہ فراہم کیا۔ آج اللہ رب العزت کے حضور تمام ساتھیوں کی گردنیں جھک جانی چاہییں اور سجدۂ شکر بجالانا چاہیے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ کام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ بار بار اخلاص کے ساتھ دعاؤں اور سجدۂ شکر کا ہمیں التزام کرنا چاہیے۔

اور ساتھ ہی اس پر نظر رکھنی چاہیے کہ یہ تحریک جو کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ کہ کراچی سے خیبر تک قادیانی مردے مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن نہیں ہو رہے۔ یہ تحریک ٹھنڈی نہ ہونے پائے۔ اور اگر کہیں اس پر عمل نہیں ہو رہا تو اس پر فوری توجہ فرمائیے۔

آخر میں تمام جماعتی احباب، کارکنوں، مخلص کرم فرماؤں اور تمام دینی جماعتوں کے رہنماؤں اور عامۃ المسلمین کو جہاں دل کی گہرائیوں سے اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جس کام کے لیے ہم نے ایک سال کی مدت مقرر کی تھی۔ وہ چند ماہ میں قدرت نے مکمل کر دکھایا۔ وہاں تمام مسلمانوں سے ایک اور بھی درخواست کرتا ہے۔ وہ کیلیے ہو اس کے لیے جماعتی ہدایات کا انتظار فرمائیے۔

ختم نبوت کا کام دارین کی فلاح کا ضامن ہے۔ اس سے اللہ رب العزت کی رضا اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے ختم نبوت کا کام جنت و شفاعت حاصل کرنے کا شارٹ کٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی شفقتوں کا آپ حضرات پر دنیا و آخرت میں سایہ ہو۔ دعاگو

فقیر ابوالخلیل خان محمد
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
خانقاہ سراجیہ، کندیاں

بقیہ: اداریہ

یاد رہے کہ مجرم ظفر احمد قادیانی نے ۱۶ ستمبر ۸۶ء کو اسلام آباد میں دفتر خارجہ کے قریب سوویت یونین کے فوجی اتاشی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔

مجرم معروف قادیانی خاندان سے تعلق رکھتا ہے، اس کا باپ مبارک احمد بھی کٹر بند قادیانی ہے۔ گورنمنٹ ملازم رہ چکا ہے۔ وہ آخر وقت تک نہ صرف عدالت میں رہا۔ بلکہ مقدمے کی مکمل پیروی کرتا رہا۔ بار بار الٹ پٹ درخواستیں دے کر ہائیکورٹ سے سٹے آرڈر کے ذریعہ تاخیری حربے بھی استعمال کرتا رہا۔

اس وقت مقدمہ عدالت میں جا رہا ہے۔ اس پر تبصرہ عدالت کے آداب کے منافی ہے۔ لیکن اتنی بات یاد رہے کہ کوئی قادیانی کوئی اہم کام اپنے نام نہاد خلیفہ کی مرضی کے بغیر نہیں کرتا۔ اس اقدام سے ان کا مقصد پاک روس تعلقات کو خراب کرنا پاکستان میں روسی مداخلت کے لیے جواز پیدا کرنا تھا۔ یا پاکستان کے وقار کو خاک میں ملانا تھا یا کچھ اور؟ یہ تو آنے والا وقت بتائے گا۔ تاہم اس قادیانی قاتل کے رنگے ہاتھوں پکڑے جانے سے جہاں قادیانی سازش ناکام ہو گئی وہاں پاکستان کی سالمیت کو خدا تعالیٰ نے بچا لیا۔ مگر اس کا یہ فوری اثر ہوا کہ مرزائیوں نے اس لاتعلقی کا اعلان کر دیا۔ جیسا کہ ان کی عادت ہے کہ مقصد برآری کے بعد فوراً دامن چھڑا لیتے ہیں تاہم اس کے قادیانی ہونے یا اس کے باپ کے قادیانی ہونے کا قادیانی انکار نہیں کر سکتے۔

آخر میں رب کریم سے دعا ہے کہ ہمارے ملک کی اندرونی و بیرونی دشمنوں سے حفاظت فرما اور حکمرانوں کو دوست و دشمن میں تمیز کی توفیق نصیب کر کہ تیری ذات ہر چیز پر قادر ہے۔

کارمینا
نظامِ ہضم کو بیدار کرتی ہے،
معدے اور آنتوں کے افعال کو
منظم و درست کرتی ہے۔
carmina
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
کارمینا ہمیشہ گھر میں رکھیئے۔
Adarts CAR-2/84

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

قادیانی گروہ استعماری قوتوں کا ایجنٹ اور آلہ کار ہے

امریکی استعمار کیطرف سے قادیانیوں کی اعلانیہ حمایت

دینی و قومی حلقوں کیلئے لمحہ فکریہ

امریکی سینٹ کی، ارکنی خارجہ تعلقات کی کمیٹی نے پاکستان کی فوجی اور اقتصادی امداد کیلئے اپنی قرارداد میں جو شرائط شامل کی ہیں ان میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ

امریکی صدر ہر سال اس مفہوم کا ایک سرٹیفکیٹ جاری کریں گے کہ حکومت پاکستان اقلیتوں مثلاً احمدیوں کو مکمل شہری اور مذہبی آزادیاں نہ دینے کی روش سے باز آ رہی ہے۔ اور ایسی تمام سرگرمیاں ختم کر رہی ہے جو مذہبی آزادیوں پر قدغن عائد کرتی ہیں۔ (بحوالہ مضمون جناب ارشاد احمد حقانی ادارتی صفحہ روزنامہ جنگ ۵ دسمبر ۹۰ء)

قادیانیوں کی مکمل مذہبی اور شہری آزادیوں کا مطلب کیا ہے؟ یہ کہ وہ

- ملت اسلامیہ سے قطعی طور پر الگ ایک نئی امت ہوتے ہوئے بھی اسلام کا نام اور مسلمانوں کے مخصوص مذہبی شعائر استعمال کر کے دھوکہ اور اشتباہ کی جو فضا قائم رکھنا چاہتے ہیں وہ بدستور قائم رہے۔
- پاکستان کی پارلیمنٹ نے ملت اسلامیہ کے دینی تشخص کے تحفظ کیلئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ ختم ہو جائے۔
- ۸۴ء کے صدارتی آرڈیننس کے ذریعہ قادیانیوں کو مسجد، کلمہ طیبہ اور اسلام کا نام اور اصطلاحات استعمال کرنے سے روکا گیا ہے، اسے غیر مؤثر بنایا جائے۔
- پاکستان کے دینی اور عوامی حلقے مسلمانوں سے قادیانیوں کی الگ حیثیت کو عملاً متعین کرانے کیلئے جن جائز قانونی اقدامات کا مسلسل مطالبہ کر رہے ہیں ان کا راستہ روک دیا جائے۔

امریکی سینٹ کی یہ قرارداد قادیانیوں کے خود ساختہ حقوق کی حمایت سے زیادہ ملت اسلامیہ کے دینی تشخص اور مذہبی معتقدات پر براہ راست اور ناقابل برداشت حملہ ہے۔

یہ صورتحال مسلمانوں کی دینی غیرت کے لیے چیلنج اور دینی و قومی حلقوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ حکومت پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس شرط کو مسترد کرنے کا دو ٹوک اعلان کرے اور دینی و قومی حلقوں کا فرض ہے کہ وہ مؤثر آواز بلند کر کے قادیانیت کو ناجائز تحفظ دینے کی امریکی سازش کو ناکام بنا دیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
صدر دفتر حضوری باغ روڈ ملتان فون ۴۳۳۳۸/۴۰۹۷۸